دینی قصے کہانیوں اور چٹکلے لطیفوں سے پاک بچوں کا ہمہ گیر

پندرہ روزہ

ننھے مُجاھد

لاہور پاکستان

54 19 رمضان المبارک 1427ھ 13 اکتوبر 2006ء

عید کیا ہے؟

لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کے مسائل

زرتعاون 3 روپے



سحری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور کھاؤ، پیو یہاں تک کہ تمھارے لیے سفید دھاگہ سیاہ پر واضح ہو جائے۔'' (البقرہ)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سحری کھاؤ اس میں برکت ہے۔'' (بخاری)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔'' (ابوداؤد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے۔'' (ابوداؤد)

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سحری کھانے کی دعوت دی تو آپ نے فرمایا: ''صبح کے بابرکت کھانے کی طرف آؤ۔'' (ابوداؤد)

سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تب تک لوگ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔'' (بخاری)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لیا وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔'' (بخاری)

شہباز مغل ٹوبہ ٹیک سنگھ

بچوں کا روزہ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک نشہ کرنے والے آدمی سے رمضان میں فرمایا ویلک تجھ پر انتہائی افسوس ہے کہ ہمارے تو بچے بھی روزے رکھتے ہیں اور تو شراب پیتا ہے، اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان کا نہایت ہی احترام کیا کرتے تھے خود بھی روزے رکھتے اور بچوں کو بھی روزہ کی عادت ڈالتے، سیدنا ربیع رضی اللہ عنہا بن معوذ کہتے ہیں کہ ہم خود بھی روزہ رکھتے اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے ہم ان کے لیے روئی کی گڑیا بنا دیتے جب ان میں سے کوئی روتا یا کھانا مانگتا تو ہم انھیں یہ گڑیا دے دیتے وہ ان سے کھیلنے لگ جاتا، یہاں تک کہ کھیلتے کھیلتے افطاری کا وقت آ جاتا۔ ان باتوں کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ خود بھی روزے رکھیں اور بچوں کو بھی عادت ڈالیں۔ [بخاری: ۱/ص ۲۶۳]

بنت ماسٹر عبدالغفور زاہد، فیصل آباد

ضروری بات

پیارے بچو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم چھوٹے تھے تو گاؤں میں برتن پالش کرنے والے آیا کرتے تھے ''برتن کلی کرالو'' وہ اپنا سامان کندھے پر اٹھائے آواز لگاتے تھے۔ گاؤں کی عورتیں اپنے پرانے برتن لاتیں اور اسے پالش کرواتیں تب ہم دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتے کہ وہ پرانے برتن پالش کے بعد بالکل نئے لگتے تھے۔ چمکتے برتن دھوپ میں پڑے بہت اچھے لگتے تھے، پھر بھی دل میں خیال آتا تھا کہ ''پرانے برتن پالش کرانے کا فائدہ نئے برتن پالش کروانے چاہیے؟'' ہر بات ایک وقت پر سمجھ میں آتی ہے جب ہم بچپن سے نکل آئے تب یہ بھی سمجھ آئی کہ پرانے برتن کلی کیوں کروائے جاتے ہیں۔

اب یہ بات تو آپ بھی جان گئے ہوں گے کہ پرانے برتن کیوں کلی ہوتے تھے۔ بھئی! اس لیے کہ کوئی بھی خراب اور پرانی چیز اچھی نہیں لگتی اور وہی چیز اگر پالش ہو جائے اور اس میں جو تھوڑی بہت خرابی ہے وہ دور ہو جائے تو بہت اچھی لگنے لگتی ہے۔ ہیں ناں!!

بس اسی لیے پالش کی جاتی ہے کہ چیز اچھی لگے۔ بھئی! آپ اس مبارک اور برکتوں والے مہینے ہی کو لے لیجیے! بھلا یہ مہینہ ہر سال کیوں آتا ہے؟ اس میں اللہ کی برکتوں کا بہت زیادہ نزول کیوں ہوتا ہے؟ ایک نیکی پر ستر نیکیوں کا ثواب کیوں دیا جاتا ہے؟

اور اس مہینے میں نیکیوں کا رجحان کیوں بڑھ جاتا ہے؟ اصل میں یہ مہینہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پالش کا ایک سیزن ہوتا ہے۔ گیارہ ماہ مسلسل دنیا کے کاموں میں مصروف رہ کر انسان کے اندر بہت سی کمیاں کوتاہیاں آ جاتی ہیں اور انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے کمزور ہو جاتا ہے اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پالش کر کے نیکی کے کام کرنے کا شوق دلا دیتا ہے اور اللہ کے بندے ان خرابیوں کوتاہیوں کو چھوڑ کر پھر سے نئے عزم کے ساتھ نیکی کے کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ بس جیسے ہمیں خراب اور پرانی چیزیں اچھی نہیں لگتی اور ہم انھیں نیا اور اچھا کرنے کے لیے پالش کرواتے ہیں ایسے ہی اللہ تعالیٰ کو بھی گناہ کرنے والے بندے اچھے نہیں لگتے اور اللہ تعالیٰ اس مہینے میں اپنے بندوں کو پالش کرتا ہے تاکہ وہ خالص اس کے بندے بن جائیں جو اس سے ڈرنے والے ہوں، یہی تو اس مہینے کا مقصد ہے اور اسی لیے تو روزے فرض ہوئے ہیں کہ انسان ہر وقت اللہ کا ڈر رکھے۔ تو کیا میں نے اور آپ نے اس مبارک مہینے میں، تقویٰ کو پالیا ہے اور ہم ہر کام میں اللہ سے ڈرنے لگے ہیں تو پھر ہم کامیاب ہیں ورنہ ہمیں فکر کرنی چاہیے کہ ہم ابھی تک پالش کیوں نہیں ہوئے۔

والسلام آپکا بھائی

عبدالوارث ساجد

0321-4275767



اس شمارے میں

خط و کتابت کیلئے

ننھے مجاھد

ہفت روزہ غزوہ 4 لیک روڈ چوبرجی لاہور

فون 7314531 فیکس 042-7117551

ننھے مجاہد انٹرنیٹ پر ملاحظہ فرمائیں

www.jamatdawa.org

E-mail:-nanhemujahid@yahoo.com

سلطنت کی قیمت

محمد سلمان بٹ...... اسلام آباد

ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ہارون کے دور کے ایک ناموَر عالم اور محدث تھے زہد وتقویٰ اور دنیا سے بے رغبتی ان کا نمایاں وصف تھا۔ ان کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ روز مرہ کی زندگی کی سادہ مثالوں کی مدد سے انتہائی مؤثر انداز میں وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے ان کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو بہت جلد نرم کر دیتی تھی۔ ان کی شخصیت کے اس پہلو کی وجہ سے انھیں عوام اور خواص دونوں میں مقبولیت حاصل تھی اور خلیفہ ہارون بھی ان کی بہت عزت کرتا تھا۔

ایک دن ہارون اپنے خواص اور مصاحبین (ساتھی) کے ساتھ بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف تھا کہ اچانک ابن سماک بھی محفل میں پہنچ گئے۔ ہارون نے ابن سماک کو محفل میں عزت کے ساتھ بٹھایا۔ سلام دعا اور احوال پرسی کے بعد ہارون نے ابن سماک سے درخواست کی کہ کچھ نصیحت کریں: ''ابن سماک نے جواب دیا کسی مناسب مرحلے پر ضرور نصیحت کروں گا۔''

محفل ایک بار پھر اپنے اصلی رنگ کی طرف لوٹ گئی۔ ہر کوئی اپنے ذوق اور ہارون کی خوشنودی کے پیش نظر کہہ سن رہا تھا۔ تھوڑی دیر گزری کہ ہارون کو پیاس محسوس ہوئی۔ اس نے خادم کو پانی لانے کا حکم دیا خادم نے فوراً پانی کا پیالہ اٹھایا اور ہارون کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ہارون نے پیالہ اٹھایا اور اسے اپنے ہونٹوں کے قریب کر دیا جیسے ہی ہارون پانی پینے لگا ابن سماک نے کہا: ''خلیفہ! ذرا رک جائیے۔'' ہارون نے ہاتھ روک لیا۔

ابن سماک کہنے لگا:

''اگر آپ کو اس وقت کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جائے جس کی وجہ سے آپ سخت پیاس کے باوجود پانی نہ پی سکیں اور اس بیماری کا علاج ایک ہی طبیب کے پاس ہو اور وہ اس شرط پر آپ کا علاج کرنے کو تیار ہو کہ آپ اپنی آدھی سلطنت اسے دے دیں تو آپ کیا کریں گے؟''

ابن سماک نے ہارون سے سوال کیا۔

خلیفہ ہارون نے جواب دیا:

''جان ہے تو جہان ہے، ظاہری سی بات ہے کہ میں آدھی سلطنت دے کر اس سے اپنا علاج کرواؤں گا۔''

ہارون کا جواب سننے کے بعد ابن سماک رحمہ اللہ نے کہا:

''بسم اللہ پانی نوش فرمائیے۔''

ہارون نے پانی پیا اور خالی پیالہ خادم کے سپرد کر دیا جب ہارون پانی پی چکا تو ابن سماک پھر ایک بار کہنے لگا:

''خلیفہ یہ بتائیے کہ یہ پانی جو آپ نے پیا ہے، آپ کے جسم کے اندر اپنا کام مکمل کرنے لینے کے بعد باہر نکلنے لگے، اگر آپ کو اس وقت ایسی بیماری لگ جائے کہ یہ پانی باہر نہ نکل سکے اور اس بیماری کا علاج بھی اسی طبیب کے پاس ہو جس نے پہلے آپ کا علاج کیا تھا اور وہ اس شرط پر آپ کا علاج کرنے کو تیار ہو کہ آپ اپنی باقی آدھی سلطنت بھی اسے دے دیں تو آپ کیا کریں گے؟''

''ظاہری سی بات ہے اس کی شرط قبول کر کے اپنا علاج کرواؤں گا۔''

ہارون نے جواب دیا۔ اب ابن سماک کے لہجے میں تبدیلی آئی اور انھوں نے نہایت حکیمانہ لہجے کہا:

''اے امیر المومنین! جس سلطنت کا آدھا حصہ ایک گھونٹ پانی پینے پر اور آدھا حصہ ایک بار پیشاب کرنے پر قربان کیا جا سکتا ہو تو وہ اس قابل ہے کہ اس کو پانے کے لیے دن رات کوشش کی جائے؟''

جو شخص ابن سماک کی اس نصیحت پر غور کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ بندے پر جس قدر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا نزول زیادہ ہو اسی قدر اسے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار اور اس کا مطیع و فرماں بردار ہونا چاہیے اب چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ بنایا ہے اور پوری سلطنت کے آپ اکیلے سردار ہیں، آپ سے بڑا کوئی نہیں، کوئی آپ پر حکمران نہیں اور آپ سب پر حکمران ہیں اس لیے آپ پر واجب ہے کہ لوگوں سے زیادہ اللہ کے مطیع و فرمانبردار بنیں اور اس کے آگے جھکیں، کیوں کہ زیادہ پھل دار درخت زیادہ جھکا ہوتا ہے۔

(تاریخ دمشق: ۱۷۰۱۷/۶۷)

ماہِ صیام

لوگو! ہوشیار ہو جاؤ پھر ماہِ صیام آیا
ہزاروں برکتیں اور رحمتیں اپنے ساتھ لایا
غافلو! بیدار ہو جاؤ نمازیو! تیار ہو جاؤ
ہوشیار ہو جاؤ ہوشیار ہو جاؤ
دن کو حالتِ صوم اور راتوں کو قیام
لوگو! ہوشیار ہو جاؤ پھر ماہِ صیام آیا
ہزاروں برکتیں اور رحمتیں اپنے ساتھ لایا
نزولِ رحمت و برکات کا مہینہ رمضان ہے
اس ماہِ مقدس میں قید ہوا شیطان ہے
نزولِ قرآن اور مغفرت رب کا پیام لایا
لوگو! ہوشیار ہو جاؤ پھر ماہِ صیام آیا
ہزاروں برکتیں اور رحمتیں اپنے ساتھ لایا
راتوں کو جاگ کر اپنے رب کو منائیں
معاف ہو جائیں سب گناہ و خطائیں
کتب علیکم الصیام کا اعلانِ عام آیا
لوگو! ہوشیار ہو جاؤ پھر ماہِ صیام آیا
ہزاروں برکتیں اور رحمتیں اپنے ساتھ لایا
رب کے حضور خوب صدقہ خیرات کر لو
دامن رحمت سے بھر لو نیکیاں جمع کر لو
یہ مہینہ رحمتوں مسرتوں کا بن کر جام آیا
روزے رکھو یہ تقویٰ کی ہے نشانی
ایسی ویسی بات نہیں یہ ہے حکم ربانی
پائے گا وہ فلاح جو متبع دینِ اسلام آیا

اخت راشد ستار...... مہمند بازید یکا

کوشش جاری رکھیں

مینا کاشمیری گجرات (پروانہ ودام کی خونچکاں کہانی) اخت محسن رحیم یار خاں (بچوں کا کارنامہ) جویریہ تبسم، موڑ کھنڈا (اتحاد) عمر فاروق لاہور (نبی کی مسکراہٹ) نعمان شاہد مظفر آباد (خطا کار سے درگزر کرنے والا) فائزہ شاہد (میری دعا) جویریہ اسماعیل پتوکی (قیمتی زیور عبدالخالق قمر پاکپتن (ہمت نہ ہارو) عبدالوحید جامعہ البدر (بزرگ اور کافر) محمد فیصل رفیق (اشعار) بہزاد جاوید اقبال، میاں چنوں (انمول موتی) صفیہ بنت رحمت خان، جدہ (شعر) محمد حسن عسکری بلتستان (علم اور دولت) ثوبیہ سحر کھڈیاں خاص (کیا کھویا کیا پایا) روبینہ شاہین، سانگھڑ، صفورہ غفاری خانیوال (ساتھ ساتھ) بشیر احمد، ابراہیم زئی (زلزلہ) محمد یونس کمالیہ (دوستی) محمد عرفان تبسم (پہیلیاں) حافظ محمد طلحہ دہلوی (پوری کائنات میں) حبیب الرحمٰن (رسول اللہ ﷺ کے آنسو) شمائلہ منظور راجن پور (حیرت انگیز معلومات) بنت حاجی محمد اکرم، میاں چنوں (اقوال زریں) مجاہد حسین قلعہ دیدار سنگھ (مزاحیہ درخواست) ابوعثمان ظہور احمد شہید (کیا کھویا کیا پایا؟) منزہ صدیق، نائلہ عبدالعزیز، مستووال (اقوال زریں) انعام الرحمٰن یزدانی کاموکی (سب سے عظیم) محمد سلیم لبنیٰ شہزادی، سمندری (سامان تجارت) محمد زاہد، سرگودھا (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ) ضیاء الرحمٰن، رینالہ خورد (وطن عزیز کے جیالوں کے نام) آمنہ اصغر، بھائی پھیرو (کھانے کی برکت) غلام مرتضیٰ نارووال (ایک عورت کا صبر) ناصرہ عتیق، چونیاں (عزم نو) صباء امین، داہرانوالہ (ہیروشیما اور ناگاساکی کی یاد میں) محمد نعمان، چیچہ وطنی (قرآن پاک) زاہد غلام رسول شکر گڑھ (ننھے مجاہد) عرفان محبوبہ لدھیوالہ (ماں باپ کا ادب) حفصہ افضال گجرات (ستمبر) ام ایمن (گلدستہ) عرفان احمد، لیہ (ترانہ) سدرہ سعید، موڑ کھنڈا (عقلمند بچہ) اخت جمیل لاہور (نظم) راحیلہ ہارون، قصور (کیا آپ نے سوچا) محمد اسحاق اویس عارفوالہ (بادشاہ کی ذہانت) نازش رزاق (دنیا کے قدیم جانور) انعم اشرف، راجن پور (باریک دوپٹہ) راحیلہ عمر فاروق، لاہور (گلدستہ) نائلہ صادق، رائے ونڈ (تین چاند) فضہ تحریم، میاں چنوں (انمول موتی) مدیحہ عبدالقیوم، صدیقی، گوجرانوالہ (ناقابل فراموش) حافظ مدثر رشید (دنیا کی سب سے پہلی یونیورسٹی) عادل فاروق، سمندری (کیا آپ جانتے ہیں) مجاہدہ صبا (شعر) محمد شاہد سندھو، رحیم یار خان (حکمت) صالحہ شہباز، گوجرانوالہ (باتوں سے خوشبو آئے) اخت ابوانس شہید، قصور (شعر) فاطمہ بنت ارقم، گجرات (شعر) مدیحہ مصطفیٰ، فیصل آباد (ایک نمازی کا خواب) سامعیہ حسن، صادق آباد (پسندیدہ شعر) عتیق الرحمٰن اطہر، گوجرانوالہ (عظمت قرآن نزہت فاطمہ بنت احمد (پانچ سخت ترین گناہ)۔

مٹکے ٹوٹ گئے

مؤرخ ابن عساکر اور علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ ابوحسین احمد بن محمد خراسانی نوری ایک مرتبہ بغداد میں دریائے دجلہ کے کنارے چل رہے تھے کہ قریب سے ایک کشتی گزری، انھوں نے دیکھا کہ ملاح بہت سارے شراب کے مٹکوں کے ساتھ اس کشتی میں بیٹھا ہوا ہے، ابوحسین نوری اس پر چڑھ گئے اور پوچھا یہ کیا ہے؟ اور کس لیے ہے؟

ملاح نے جواب دیا، آپ کو اس سے کیا لینا دینا؟

ابوحسین نے اصرار کر کے پوچھا کہ بتاؤ اس میں کیا ہے؟

ملاح نے کہا:

''اللہ کی قسم! آپ بڑے فضول گو آدمی ہیں، یہ خلیفہ معتضد باللہ کی شراب ہے۔''

ابوحسین کو بڑا سخت غصہ آیا ہاتھ میں لاٹھی تھی، مٹکوں کو ایک ایک کر کے توڑنا شروع کر دیا، ملاح اس دوران انھیں منع کرتا رہا، لیکن وہ باز نہ آئے، چنانچہ ملاح نے خوب چیخ و پکار کی، لوگوں نے پولیس کو بلایا جب پولیس آئی تو ایک مٹکے کے سوا سارے مٹکے ٹوٹ چکے تھے، پولیس نے انھیں پکڑا اور معتضد باللہ کے سامنے پیش کر دیا۔

خلیفہ معتضد نے پوچھا: ''تمھاری بربادی ہو، آخر تم ہو کون؟'' انھوں نے جواب دیا: محتسب ہوں (یعنی امر بالعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے والا)

معتضد نے پوچھا: ''اس کام پر تمھیں کس نے متعین کیا ہے؟''

کہنے لگے: ''امیر المومنین! جس ہستی نے آپ کو خلیفہ بنایا ہے، اسی نے مجھے اس کام پر نامزد کیا ہے۔''

معتضد نے اپنے سر کو جھکا لیا اور بولا، یہ کام کرنے کی تمھیں جرأت کیسے ہوئی اور تم نے یہ کیوں کیا؟

جواب میں ابوحسین کہنے لگے:

''تمھارے ساتھ پیار اور محبت کی وجہ سے کہ یہ تمھارے لیے نہایت غیر مفید، مکروہ اور نقصان دہ چیز تھی۔''

خلیفہ نے پھر اپنے سر کو جھکایا، ذرا سا سوچا اور کہا:

''اچھا بتاؤ! تم نے سارے مٹکے توڑ دیے ایک جو باقی رہ گیا ہے اس کو کیوں نہیں توڑا؟ فرمانے لگے، دراصل جب میں نے مٹکوں کو توڑنا شروع کیا تو میرے دل میں صرف رب کی رضا کی نیت تھی اور مین نے اس کی جلالت کی خاطر یہ کام کیا، لیکن آخری مٹکا توڑنے سے پہلے خود ہی میرے دل میں یہ خیال آ گیا کہ میں نے اتنا بڑا کام کر دیا ہے باوجود یہ جانتے کہ یہ مال خلیفہ کا ہے، کوئی پرواہ نہیں کی، جب یہ خیال میرے دل میں آیا تو پھر یہ کام رضائے الٰہی کی خاطر نہیں رہا تھا، لہٰذا میں نے آخری مٹکا چھوڑ دیا۔

معتضد کہنے لگا جاؤ! ہم نے تمھیں محتسب مقرر کر دیا ہے اور جو بھی تمھیں برائی نظر آئے اس کو تبدیل کر دو۔

ابوحسین نوری نے فرمایا: ''جناب! میرا ارادہ اب اس کام کو کرنے کا نہیں رہا۔''

معتضد نے پوچھا، کیوں؟ کیا وجہ ہے؟

جواب دیا: پہلے یہ کام رب کی رضا کے لیے اور اس کی مدد کے ساتھ کرتا تھا اور اب تمھیں راضی کرنے کے لیے پولیس کی مدد سے کروں گا۔

خلیفہ کہنے لگا: ''اگر آپ کی کوئی حاجت ہے تو پیش کریں، فرمانے لگے: ''مجھے اس دربار سے بے ضرر نکلنے کی اجازت دے دیں اور میرے راستے میں تمھارا کوئی آدمی رکاوٹ نہ بنے۔

خلیفہ نے حکم جاری کر دیا کہ ان سے کوئی اعراض نہ کیا جائے۔

ابوحسین نوری بغداد سے نکل کر بصرہ میں قیام پذیر ہو گئے اور حتی الامکان کوشش کی کہ اپنے آپ کو چھپائے رکھیں، تا کہ معتضد کے لیے کوئی سفارش طلب کرنے والا نہ آ جائے۔

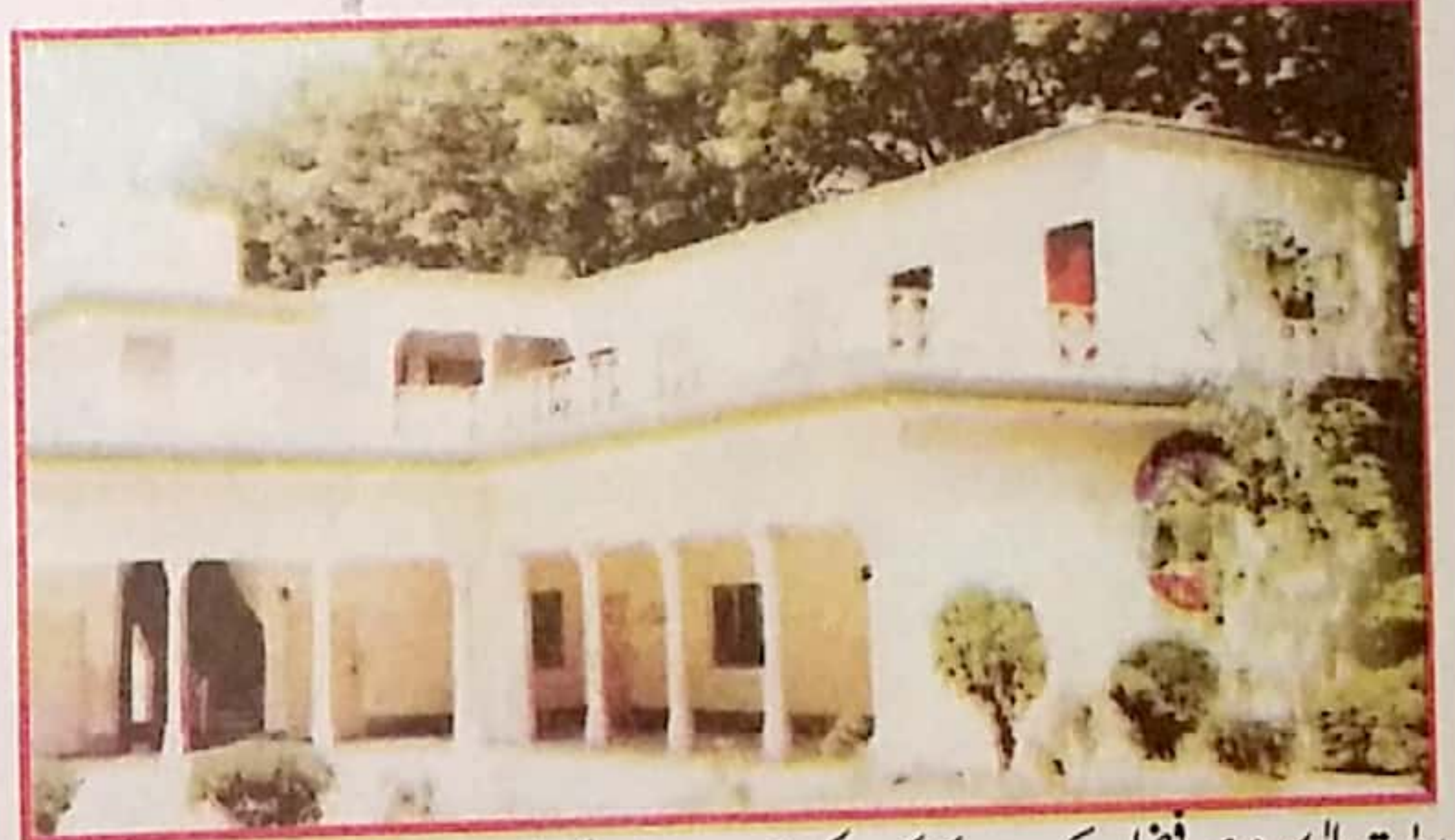
جب خلیفہ معتضد نے وفات پائی تو پھر یہ بغداد واپس آ گئے۔

ابوحسین نوری کی وفات ۲۹۵ء میں ہوئی۔

مصباح احمد ..... اسلام آباد

جامعہ الدعوۃ الاسلامیہ

مرکز یرموک پتوکی



اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ کفار کی تمام سازشوں کوششوں کے باوجود اللہ کے دین کو سربلند رکھنے اور پھیلانے کے لیے دینی ادارے قائم ہیں اور الحمدللہ ان میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے یہ انسانوں کی خدمت کی سب سے بڑی این جی اوز ہے، جو لاکھوں طلباء کو دنیا بھر میں نہ صرف مفت تعلیم دے رہے ہیں بلکہ خوراک، رہائش، علاج معالجہ سمیت ہر خدمت کرنے میں مصروف ہیں جس کی مثال دنیا کے دیگر مذاہب میں ملنا مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے اور جنت حاصل کرنے کی تڑپ میں ان مدارس سے وابستہ لوگ دن رات محنت میں مصروف ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین)

مرکز یرموک بھی ان اداروں میں سے ایک ہے جو کہ اللہ کے دین کو پھیلانے میں مصروف ہے یہ ایک عظیم الشان جامعہ ہے جو کہ ایک پرفضا ماحول میں واقع ہے، جہاں ہر طرف باغات اور زرعی فارم ہیں جس کی وجہ سے آلودگی نہ ہونے کے برابر ہے اس لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے یہ ایک بہترین جگہ ہے۔

مرکز یرموک لاہور سے ۷۰ کلومیٹر کے فاصلے پر پتوکی شہر کے قریب ملتان روڈ پر واقع ہے س کا افتتاح 8 جون 1998ء کو حافظ محمد سعید ﷾ نے فرمایا اور اسی دن تعلیم کا آغاز ہوا جس کے لیے مرکز طیبہ مرید کے سے پہلی کلاس کے طلباء کو مرکز یرموک منتقل کیا گیا مرکز یرموک ایک شاندار بلڈنگ رکھتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرائیں ماڈل فارم پتوکی کے مالک چوہدری محمد حسین صاحب اور ان کے بیٹوں نے اپنے خرچ سے مکمل تعمیر کر کے مرکز کے حوالے کیا اور اب بھی مسلسل تعاون جاری ہے، اللہ قبول فرمائے۔ (آمین)

اس مرکز سے سینکڑوں طلباء نے استفادہ کیا مرکز یرموک سے اب تک 1998ء اگست تا 2005ء تک 62 طلباء نے قرآن پاک حفظ مکمل کیا جو کہ بلاشبہ ایک شاندار کارگردگی ہے اس وقت یرموک میں دو شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

شعبہ حفظ جس کا مختصر ذکر اوپر ہو چکا دوسرا شعبہ کتب (شعبہ الکتاب والسنہ)

شعبہ الکتاب والسنۃ:

میں ابھی صرف تین کلاسیں جاری ہیں، تین کلاس مکمل کرنے کے بعد طلباء کو بقیہ تعلیم کے لیے مرکز طیبہ مرید کے روانہ کر دیا جاتا ہے جہاں یہ طلباء باقی تعلیم مکمل کرتے ہیں، الحمدللہ اب تک بیسیوں طلباء عالم بن کر دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔

جامعہ کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ ہر مشکل وقت میں اللہ تعالیٰ نے اسے دین کی خدمت کا موقع دیا۔ جس کی مثال 2001ء میں اچانک دورہ صفہ اور دیگر شعبہ جات کے بھائیوں کو اپنے دامن میں جگہ دینا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دو اجتماعات کی میزبانی نے یرموک کو نمایاں مقام عطاء کیا الغرض مستقبل میں یہ دین کا ایک عظیم مرکز ہوگا۔ ان شاءاللہ



احوال الاطفال

محمد الیاس حامد

ان کی عید کیسی ہوگی؟

عیدالفطر مسلمانوں کے لیے انتہائی خوشیاں اور مسرتیں لے کر آتی ہے، یہ مسلمانوں کا دینی تہوار ہے جو رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد انعام اور صلے کے طور پر عنایت کیا جاتا ہے، مہینہ بھر روزہ رکھنے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر جو بھوک اور پیاس کاٹی جاتی ہے، یقیناً یہ ایک مشقت اور محنت والا کام ہے اور اس محنت کا انعام اور بدلہ ضرور ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ نے اسی ضرورت کے پیش نظر ایمان والوں پر یہ احسان فرمایا اور انھیں عیدالفطر کی شکل میں خوشیاں منانے کے لیے دن مقرر فرمایا۔

لیکن یہ عیدان بچوں کے لیے زیادہ خوشیاں اور مسرتوں کا باعث نہ ہوگی جو گزشتہ سال 8 اکتوبر کے زلزلے میں بری طرح متاثر ہوئے کشمیر اور شمالی علاقہ جات کے علاقوں میں لاکھوں بچے اس عید کو خوشگوار دیکھنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ جس علاقے میں یہ آباد ہیں وہاں موسم سرما میں شدید سردی ہوتی ہے اور یہ موسم جلد شروع ہو جاتا ہے جیسے جیسے دن گزر رہے ہیں، سردی دیوہیکل کی صورت میں آتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے، اعداد و شمار کے مطابق 40 لاکھ لوگ اس زلزلہ میں متاثر ہوئے جن میں نصف سے زیادہ تعداد بچوں کی ہے، سکول پڑھنے والے بچوں کی عمر والے بچے تقریباً دس لاکھ کے لگ بھگ ہے، ایک اندازے کے مطابق 4000 عارضی پرائمری سکولوں کی ضرورت ہے۔

سترہ ہزار سے زائد طالب علم بچے اس وقت اللہ کو پیارے ہو گئے جب زلزلہ آنے سے سکول کی عمارتیں ان پر گر گئی اور وہ وہیں دفن ہو کر رہ گئے۔

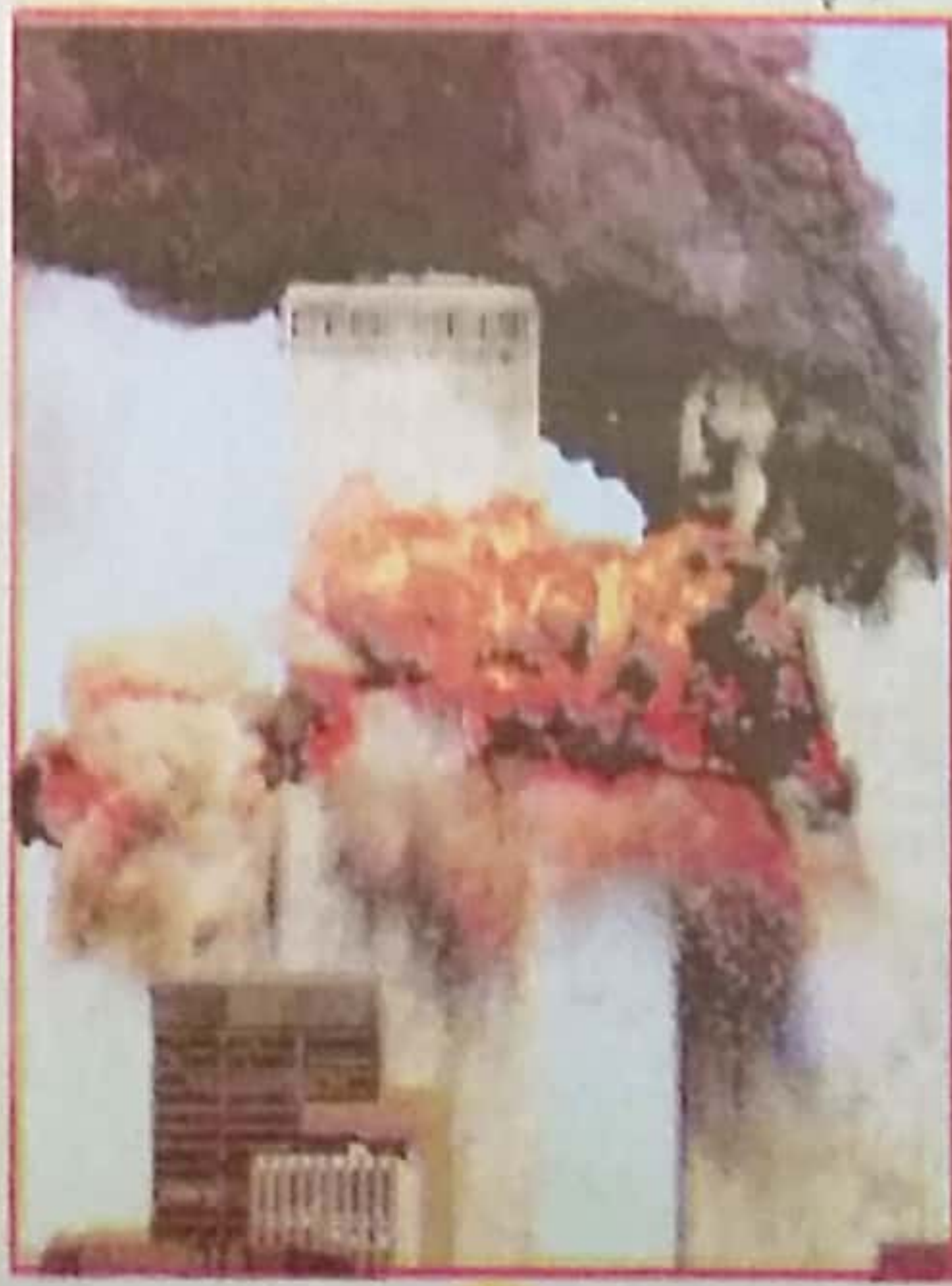
ننھے مجاہدو! آئیں پھر سے ان معصوم بھائیوں اور بہنوں کی خوشیاں واپس لوٹائیں اپنی عید کی خوشیاں اپنے تک محدود نہ رکھیں بلکہ ان کو بھی اپنی خوشیوں میں شریک کریں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں ان کے لیے دعائیں کریں، خوصاً افطار کے وقت کہ اللہ انھیں پھر سے ایسے حالات میں لے آئے کہ وہ حقیقی خوشیاں اور مسرتیں دیکھ سکیں اور عید کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں۔



11 ستمبر اور امریکی مسلم بچے:

مغربی دنیا اور امریکی عوام گیارہ ستمبر کو امریکہ کی روح پر حملے کا دن تصور کرتی ہے اور اکیسویں صدی کا ایک عظیم واقعہ کہتی ہے، جبکہ مسلم دنیا کے نزدیک یہ دن نہ صرف امریکہ پر حملوں کی نشاندہی کرتا ہے، بلکہ اس دن سے ان کے لیے اپنی شناخت بطور مسلمان ایک چیلنج کی حیثیت اختیار کر گئی ہے وہاں مسلمان عیسائیوں کے تعصب اور بغض کا شکار ہیں، مسلم دشمنی سے بچے بھی متاثر ہیں، گیارہ ستمبر کی برسی کے موقع پر امریکہ کے اندر کئی تقریبات ہوئیں جن میں مسلم تنظیموں اور مسلم بچوں کی طرف سے بھی منعقد کردہ تقریبات تھیں، مختلف سکولوں اور تعلیمی اداروں نے کیلیفورنیا، شکاگو، فلوریڈا اور دیگر ریاستوں میں گیارہ ستمبر اور اسلام کے موضوع پر تقریبات منعقد کیں جن میں سکول کے طلبہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور یہ بات باور کرانے کی کوشش کی کہ اسلام دہشت گردی کی ہرگز اجازت نہیں دیتا، بلکہ اسلام تو امن اور سلامتی کا مذہب ہے جو پوری کائنات کے لیے بہتری اور خیر خواہی کا درس دیتا ہے۔

ان سب کے باوجود عیسائی بچے مسلمان بچوں کو ذلت اور حقارت آمیز لہجے میں پکارتے ہیں، جنھیں شدت پسندی اور دہشت گردی کا طعنہ دیا جاتا ہے، حالانکہ یہ مسلمان بچے اور ان کے والدین اور رشتہ دار عیسائی امریکیوں سے زیادہ قانون اور اصولوں کے پابند ہیں، اسکولوں اور تعلیمی اداروں کے اندر غیر مساوی اور نامناسب رویہ اختیار کیا جاتا ہے، ہم عصر بچے ان سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔



بچوں کا ادب 2005ء کے نتائج کا اعلان

دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور رئینٹ ایڈورٹائزنگ لمیٹڈ کے مشترکہ اہتمام سے منعقد کیے گئے اورئینٹ دعوۃ ایوارڈ برائے بچوں کا ادب 2005ء کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے، دعوۃ اکیڈمی کے ایک پریس ریلیز کے مطابق دس دس ہزار روپے مالیت کے پانچ ایوارڈ ہر سال اورئینٹ کے اشتراک سے بچوں کے ادب میں پانچ اصناف میں بہترین لکھاریوں کو دیے جاتے ہیں۔

2005ء کے ایوارڈز کے تعین کے ممتاز اہل قلم اظہر نیاز، ڈاکٹر راشد اور حمید شاہد پر مشتمل جیوری بنائی گئی تھی۔ جیوری کے فیصلے کے مطابق نظم میں اسماعیل میرٹھی ایوارڈ کے ضمن میں حکم خان کی نظم "سدا کام اوروں کے آتے رہو" کو دیا گیا۔ ڈرامے کے ضمن میں مرزا ادیب ایوارڈ رضوان علی بھٹی کے ڈرامے "کوے کا اغواء" کو ملا۔ ناول کا عزیز اثری ایوارڈ محمد عادل منہاج کے ناول "آخری منصوبہ" کو ملا۔ کہانی میں سید نظر زیدی ایوارڈ کے ضمن میں صائمہ کامران کی کہانی مٹی کا قرض کو ملا۔

جسمانی صحت کے چند اصول

- مسواک کو لازم کرو کیونکہ یہ بہت سی بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔
- ناخن تراشو، لیکن دانتوں سے نہ کاٹو۔
- پانی تین سانسوں میں اور بیٹھ کر پیو اور اس میں پھونک مت مارو۔
- دودھ بہترین غذا ہے کوئی اس کا ہدیہ دے تو واپس نہ کرو۔
- شہد میں شفا ہے۔
- آپ ﷺ بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھانا پسند فرماتے تھے۔
- آپ ﷺ گوشت میں کدو ملا کر کھانے کو پسند کرتے تھے۔
- زیتون کا تیل کھایا کرو اور جسم پر لگایا کرو۔
- سرکہ بہترین سالن ہے۔
- کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔
- کھمبی کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔
- آپ ﷺ زخم چوٹ یا پھنسی کا علاج مہندی لگا کر کرتے تھے۔
- آپ ﷺ بخار کے وقت ٹھنڈے پانی سے نہایا کرتے تھے۔
- دلیہ مریض کے دل کو راحت پہنچاتا ہے۔
- نہار منہ عجوہ کھجور کھانا ہر بیماری کا علاج ہے۔

محمد وسیم طاہری ..... کراچی



انعام یافتہ

دیکھو تو اک شکن بھی نہیں ہے لباس میں
سوچو تو سلوٹوں سے بھری پڑی ہے تمام روح
ہما شوکت......پھلیانی

محکم ہے ایمان ہمارا سچا ہے قرآن ہمارا
سو سو کافر پر بھاری ایک ایک جوان ہمارا
مریم بنت محمد ایوب......پسرور روڈ ڈسکہ

نافذ کرے گر تو اسلام کو اپنی جوانی پر
فرشتے بھی کریں گے رشک تیری زندگانی پر
اخت فضل الٰہی......راجن پور

شاہین بناتا ہے پہاڑوں میں نشیمن
محلوں کے گنبدوں کا پرستار نہیں ہے
سراقہ انجم بن عبدالرشید انجم......اوکاڑہ

فضا میں کلمۂ توحید کے ہیں نعرے گونجتے
ہوئی سحر مجاہدوں نے دی جہاد کی اذاں
لہو بہائیں گے چمن میں تب بہار آئے گی
بے بسی کے آنسوؤں سے مہکتے ہیں نہ گلستاں
اخت وقار ادریس قصور

اگر آسمان پر ستارے نہ ہوتے
زمین پر یہ پیارے نظارے نہ ہوتے
ہم کبھی آپ کو یہ شعر نہ لکھتے
اگر ''ننھے مجاہد'' ہم کو پیارے نہ ہوتے
شکیلہ نیاز، زاہدہ بشیر......خانیوال

ہماری مٹی کا ذرہ ذرہ
کچھ ایسا شعلہ تراش ہو گا
جو اس سے ٹکرائے گا یقیناً
وہ آپ ہی پاش پاش ہو گا
حفصہ بی بی......چکوال

آزاد تو ہم ہو گئے لیکن یہ بتاؤ
کیوں ہم نے بھلا ڈالے ہیں ماضی کے وہ گھاؤ
اقبال کے خوابوں کا حساب آج چکاؤ
سوئے ہوئے شاہین کو غفلت سے جگاؤ
حفصہ افضال......خورشید کالونی

نہیں ہوتی کبھی ساحل کے ارمانوں سے وابستہ
ہماری کشتیاں رہتی ہیں طوفانوں سے وابستہ
ہمارا ہی جگر ہے ہمارا ہی کلیجہ
ہم اپنے زخم رکھتے ہیں نمکدانوں سے وابستہ
میں یوں تو رہزن کے بدلے پاسباں پروار کرتا ہوں
میرے گھر کی تباہی ہے، نگہبانوں سے وابستہ
نہ لے چل خانقاہوں کی طرف شیخ حرم مجھ کو
مجاہد کا تو مستقبل ہے میدانوں سے وابستہ
حافظہ زیب النسا......موڑ کھنڈا

مقبوضہ کشمیر

یہ اک باغ دیکھو
جو اجڑا سراسر
جہاں خاک اڑتی ہے
ہر سو برابر
نہیں تازگی کا
کہیں نام جس پر
ہری ٹہنیاں
جھڑ گئیں جس کی جل کر

حفصہ نذیر......لاہور

مسکراہٹ

ایک دفعہ میں اپنے چھوٹے بھائی کو پاکستان کیسے بنا؟ کے عنوان سے کچھ باتیں بتا رہی تھی، جب میں نے یہ کہا کہ پاکستان بنانے کے لیے ہمارے بزرگوں نے بہت ساری قربانیاں دی تھیں تو بھائی حیرت سے کہنے لگا: ''باجی ان قربانیوں کا اتنا سارا گوشت کہاں گیا۔'' (بقرہ عید قریب تھی وہ سمجھا شاید بکروں کی قربانیاں دی تھیں)۔

رابعہ بصری......کوٹ غلام محمد

گرمی

ہر اک دیتا ہے یہ دہائی
گرمی نے ہے آگ لگائی
سڑکیں گلیاں سب ویران
سب بازار ہوئے سنسان
پنکھوں کی بھی گرم ہوا
اے سی بس دیتا ہے مزا
گرمی نے جب زور دکھایا
سب کا ہوش ٹھکانے آیا
سب سکول اور کالج بند
بات یہی ہے فائدہ مند
دھوپ سے بچ کر بیٹھو گر
شام کو بس نکلو باہر

فاروق اے حارث



اعلان

دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی یونیورسٹی کے شعبہ ''بچوں کا ادب'' کی طرف سے پاکستان بھر میں بچوں کے رسائل کے مابین ''عالم اسلام نمبر'' شائع کرنے کا اعلان ہوا ہے۔

یوں ''ننھے مجاہد'' کے ماہ دسمبر کا پہلا پرچہ ''عالم اسلام نمبر'' ہوگا۔ اس شمارے میں آپ مسلم ممالک کی آبادی۔ علاقے، ثقافتی، اقتصادی، تعلیمی سماجی حالات، بچوں کے ادب مقامی رسوم و رواج کتب خانوں، علمی درسگاہوں۔ سائنسی و صنعتی ترقیات، عظیم شخصیات، دینی اداروں اور تحریکوں الغرض ہر قسم کی جامع معلومات ارسال کر کے آپ اس پرچے میں شامل ہو سکتے ہیں۔

تحریر ارسال کرنے کی آخری تاریخ بیس نومبر 2006 ہے۔

قومی چیزیں

فوجی تمغے

پاکستان کے فوجی تمغے یہ ہیں۔ نشان حیدر۔ ہلال جرأت۔ ستارہ جرأت۔ ستارہ بسالت۔ تمغہ جرأت۔ تمغہ بسالت۔ تمغہ خدمت درجہ اول، تمغہ خدمت درجہ دوم، تمغہ خدمت درجہ سوم۔ تمغہ دفاع، پاکستان میڈل، تمغہ یوم جمہوریہ پاکستان امتیازی سند۔

شہری تمغے:

پاکستان کے شہری تمغے یہ ہیں:
نشان پاکستان۔ ہلال پاکستان۔ ستارہ پاکستان۔ تمغہ پاکستان۔ نشان شجاعت۔ ستارہ شجاعت۔ تمغہ شجاعت۔ نشان امتیاز۔ ہلال امتیاز۔ ستارہ امتیاز۔ نشان قائداعظم۔ ستارہ قائداعظم۔ تمغہ قائداعظم۔

قومی ترانہ:

پاکستان کا قومی ترانہ ملک کے مشہور شاعر جناب ابوالاثر حفیظ جالندھری نے لکھا ہے۔ قومی ترانہ ۱۳ اگست ۱۹۵۴ء کو پہلی بار ریڈیو پاکستان سے نشر کیا گیا۔

- ☆ قومی ترانے میں کل ۵۰ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔
- ☆ قومی ترانے کے تینوں بند صرف ''پ'' سے شروع ہوتے ہیں۔

قومی پرچم:

پاکستان کے قومی پرچم کا ۷۵ فیصد حصہ سبز رنگ کا ہے اور ۲۵ فیصد حصہ سفید ہے۔ سبز رنگ کے حصے پر سفید چاند اور پانچ کونوں والا ستارہ بنا ہوا ہے سفید حصہ دنیا کو امن اور آشتی کا پیغام دیتا ہے، قومی پرچم لہرانے کی پہلی تقریب کراچی میں مولانا شبیر احمد عثمانی کے ہاتھوں سرانجام پائی۔

قومی پھول:

''چنبیلی'' پاکستان کا قومی پھول ہے۔ جو ملک میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس کی سو سے زیادہ اقسام پائی جاتی ہیں۔

قومی مذہب:

پاکستان کا قومی مذہب دین اسلام ہے۔

قومی کتاب:

ہماری مذہبی اور قومی کتاب قرآن حکیم ہے۔

قومی شاعر:

پاکستان کے قومی شاعر، شاعر مشرق حکیم الامت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال ہیں۔ آپ نے مسلمان قوم میں آزادی کی روح پھونکی تھی۔ اس لیے آپ پاکستان کے قومی شاعر ہیں۔

قومی لباس:

پاکستان کا قومی لباس شیروانی، ٹوپی، پگڑی، جناح کیپ، شلوار قمیض ہے۔

قومی زبان:

اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اس کے علاوہ علاقائی زبانیں پنجابی، سندھی، بلوچی، پشتو، سرائیکی، بروہی بولی جاتی ہیں۔

(بحوالہ: عالمی معلومات، انسائیکلو پیڈیا)

طارق نعیم وہاڑی

میرا پہلا روزہ

میرا نام شہیر عبداللہ ہے۔ میری عمر 8 سال ہے اور میں وزڈم ہاؤس سکول میں کلاس 4 کا طالبعلم ہوں اللہ تعالیٰ نے گزشتہ رمضان المبارک میں مجھے پہلی مرتبہ روزے رکھنے کی توفیق بخشی جس روز میں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ پہلا روزہ رکھا، مجھے بہت خوشی ہو رہی تھی کہ میں اللہ کی رضا کے لیے روزہ رکھ رہا ہوں، سحری کرنے کے بعد میں اپنے ابو کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے گیا اور پھر واپس آ کر سونے کے لیے لیٹ گیا تو میرے ابو نے مجھے روکا کہ بیٹا آپ نے روزہ رکھا ہے اور اللہ کے لیے رکھا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرو اٹھو اور سپارہ پڑھو میں نے اٹھ کر تلاوت قرآن کی اور پھر کچھ دیر تک کے لیے سو گیا۔ پھر میری امی نے مجھے اٹھایا کہ سکول کا ٹائم ہو گیا ہے سکول گیا تو وہاں بھی چونکہ بہت سے بچوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اس لیے سکول میں ٹیچر نے زیادہ سختی نہ کی اور ہمارا دن بہت اچھا گزر گیا، چھٹی کے بعد گھر گیا تو امی نے کہا کہ بیٹا تھوڑا سا آرام کر لو۔ مگر میں نے سوچا کہ آج میرا روزہ ہے، لہٰذا مجھے پڑھنے کے لیے کوئی نہیں کہے گا، میں نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور دوستوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو گیا۔ خوب کھیلا، اسی اثناء میں افطاری کا ٹائم ہو گیا اور میرے ابو نے مجھے آواز دے کر گھر بلا لیا میں نے سب گھر والوں کے ساتھ مل کر افطاری کی اور اس طرح میں نے اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھا اس کے بعد مجھ پر ایسا شوق ہوا کہ میں نے اپنے والدین سے ضد کر کے مزید روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو لوٹنے کی خوب کوشش کی۔

شہیر عبداللہ......لاہور

میرے لیے یہ بات کسی اعزاز سے کم نہیں کہ میں نے اس مرتبہ روزوں کی ابتدا کے ساتھ ساتھ اعتکاف کی بھی سعادت حاصل کی۔ میں نے مسجد میں پورے (6) دن کا نفلی اعتکاف کیا۔ چھ دن کا اس لیے کہ میں پہلے اپنے ابو کو اس کے لیے آمادہ کرتا رہا مگر وہ دس دن کے لیے نہ مانے اور کہا کہ آخری تین دن کا بیٹھ جانا مگر میری ضد سے مجبور ہو کر وہ مجھے مسجد چھوڑ آئے اس وقت آخری عشرے کے چار دن گزر چکے تھے لہٰذا میں نے چھ دن کا نفلی اعتکاف کیا۔

میرے ابو روزانہ دن رات مجھے ملنے آتے رہے اس دوران میں نے اپنی ہمت کے مطابق خوب عبادت کی۔ تیسویں پارے کی آخری 15 سورتیں حفظ کرنے کے علاوہ مکمل نماز اور اس کے بعد کی دعائیں، چند اذکار بھی یاد کیے۔ طاق راتوں میں مسجد میں ہونے والے قیام اللیل میں بھی شرکت کی اس کے علاوہ 30 پارے ناظرہ بھی مکمل کیے اور اللہ کے حضور دعائیں کیں میری امی روزانہ افطاری میں مجھے مزے مزے کی چیزیں بنا کر بھیجتی رہیں......اس طرح میں نے روزوں کی ابتداء کے ساتھ ساتھ اعتکاف کی سنت کو بھی پورا کیا، اس لحاظ سے یہ ماہ رمضان میرے لیے انتہائی یادگار رہے گا۔ گھر پہنچ کر مجھے پتا چلا کہ میری امی، ابو، دادی امی اور پھوپھوؤں نے میرے لیے بہت سے انعامات تیار کر رکھے ہیں، مگر مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ میں اس مرتبہ یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ میں یہ نیک مقصد جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا تھا اور رب اس کی رضا کے لیے یہ تمام انعامات اور عیدی وغیرہ یہ سب کچھ میں نے اپنے زلزلہ زدگان بھائیوں اور بہنوں کے لیے وقف کرنا تھا، کیونکہ ان چیزوں کے اب مجھ سے زیادہ اصل حقدار در اصل وہی ہیں، میں نے اپنے اس فیصلے سے اپنے ابو کو بھی آگاہ کر دیا انھوں نے میرے اس جذبے کو خوب سراہا اور یہ سب کچھ جماعت الدعوۃ والوں کے سپرد کر دیا۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔ کیا میں نے ٹھیک فیصلہ کیا ہے نا......؟؟

روزے کے احکام

اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن روزہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تم میں سے جو رمضان کے مہینے کو پالے تو اسے اس کے روزے رکھنے چاہئیں، رمضان کے روزے افضل ترین عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام پہلی امتوں پر بھی روزے فرض قرار دیئے جس کی وجہ لوگوں کو متقی بنانا تھا اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرے اور جن کاموں سے منع کیا گیا ہے ان سے رک جائے، اسی چیز کے حصول کے لیے رمضان کے روزے مسلمانوں پر فرض قرار دیئے گئے ہیں۔“

مجاہد ہاشم فیاض......قلعہ دیدار سنگھ

فرمان الٰہی ہے:

”اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تا کہ تم متقی بن جاؤ۔“ (البقرۃ)

روزہ گناہوں سے بچنے کے لیے ڈھال ہے اور یہ (روزہ) قیامت کے دن بھی اپنے صاحب کے لیے شفاعت کرے گا اور آگ سے اس کے لیے ڈھال ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو نہ جھگڑا کرے نہ فحش کلامی کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا مارے پیٹے تو کہہ دے میں روزے سے ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے پاکیزہ تر ہے۔ (صحیح بخاری)

روزہ دار کو چاہیے کہ اپنے قول و عمل جھوٹ، غیبت، چغل خوری، گالی گلوچ، لوگوں پر زیادتی، خیانت، دھوکہ بازی سے مکمل اجتناب کرے، وگرنہ اللہ تعالیٰ کو روزے دار کے بھوکے پیاسے رہنے سے کوئی سروکار نہیں، نبی اکرم ﷺ نے کہا ہے کہ جو شخص قول و عمل میں جھوٹ اور جہالت نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے سے کوئی سروکار نہیں۔ (بخاری)

اس لیے ہم سب کو چاہیے کہ رمضان المبارک میں فضول باتوں سے زیادہ سے زیادہ اجتناب کریں اپنی زبان کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھیں، نماز وقت پر ادا کریں تا کہ ہمارا روزہ رکھنے کا عمل روز قیامت ہمارے کام آ سکے۔ (آمین)

جس نے روزہ افطار کرایا

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا کہ جس نے روزے دار کو روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی نیکی کم نہ ہوگی (اسے ترمذی نے روایت کیا)

ارم حیات......کروڑ پکا

عید کیا ہے؟

ابو رضوان جاوید

روزِ عید غسل کرنا اور بہترین مگر سادہ لباس پہننا مستحب ہے۔ عید الفطر میں نماز سے پہلے طاق تعداد میں کھجور کھانا اور عید الاضحیٰ میں نمازِ عید کے بعد قربانی کے گوشت سے کھانے کی ابتدا کرنا مسنون ہے۔ نبی کریم ﷺ عید گاہ میں نمازِ عید پڑھا کرتے تھے۔ البتہ بارش کی حالت میں مسجد میں نمازِ عید ادا کی جا سکتی ہے۔ پیارے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو بھی عیدین کے موقع پر عید گاہ جانے کا حکم دیا۔ البتہ عورتوں پر لازم ہے کہ وہ عید گاہ جاتے وقت گھروں سے نکلنے کے شرعی آداب کی شدت سے پابندی کریں۔ زمانہ نبوت میں بچوں کو بھی عید گاہ لے جایا جاتا تھا۔ البتہ سرپرست حضرات بچوں کو نظم و ضبط خراب نہ کرنے دیں۔ مسلمان تکبیرات پکارتے ہوئے عید گاہ کے لئے روانہ ہوں۔ البتہ ایک آواز میں تکبیرات نہ کہیں کہ ایسا کرنا ثابت نہیں، عورتیں اس بات کا اہتمام کریں کہ ان کی تکبیرات کی آواز مردوں تک نہ پہنچے۔ عید الفطر میں تکبیرات کہنے کا وقت شوال کا چاند دیکھنے سے لے کر عید سے فارغ ہونے تک ہے۔ حضرات صحابہ میں کسی ایک سے ثابت شدہ الفاظ میں تکبیر کہنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ عیدین کی نماز ادا کرنا اہلِ اسلام پر فرض ہے۔ نمازِ عیدین کا وقت طلوعِ آفتاب کے بعد نفلی نماز ادا کرنے کا وقت ہے۔ البتہ نمازِ عید الفطر کو قدرے تاخیر سے اور نمازِ عید الاضحیٰ کو جلدی ادا کرنا مسنون ہے۔ نمازِ عیدین سے پہلے اذان و اقامت یا کوئی ندا ثابت نہیں۔ رسول کریم ﷺ عید گاہ میں سترے کا اہتمام فرماتے۔

نمازِ عید کی دو رکعتیں ہیں۔ نمازِ عیدین کی دونوں رکعتوں میں عام نمازوں سے زیادہ تکبیرات ہیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں ہیں۔ ان تکبیرات میں سیدنا عمر فاروق ؓ کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ وہ تکبیراتِ عید کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔ تکبیراتِ زائدہ کے درمیان رسول اللہ ﷺ سے کوئی متعین دعا یا ذکر ثابت نہیں البتہ سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا کہ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جائے، نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا جائے، اور اپنے لیے دعا کی جائے۔ نمازِ عیدین میں سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ (ق) اور دوسری رکعت میں سورۃ (القمر) یا پہلی رکعت میں سورۃ (الاعلیٰ) اور دوسری رکعت میں سورۃ (الغاشیہ) پڑھنا مسنون ہے۔ نمازِ عید، خطبہ سے پہلے ادا کی جائے۔ عید کے خطبوں میں عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ نماز سے پہلے یا بعد کوئی نفلی نماز نہیں۔ عید گاہ سے واپسی پر راستے کو تبدیل کرنا مسنون ہے۔

عیدین کے دونوں دنوں میں روزہ رکھنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ جمعۃ المبارک کے دن عید ہونے کی صورت میں عام دستور کے مطابق نمازِ عید ادا کی جائے گی البتہ جمعہ کے بارے میں لوگوں کو اختیار ہوگا چاہیں تو وہ ادا کریں اور چاہیں چھوڑ دیں البتہ امام جمعہ ضرور پڑھائے تاکہ جو حضرات جمعہ ادا کرنا چاہیں وہ اس کی اقتدا میں ادا کر سکیں۔ جمعہ نہ پڑھنے والے لوگ نمازِ ظہر باجماعت ادا کریں گے جمعہ اور عید کا ایک دن میں ہونا کتاب و سنت کی روشنی میں نحوست کی علامت نہیں ہے۔

مسلمانانِ عالم سے اپیل ہے کہ وہ زندگی کے تمام شعبوں اور اپنے تمام حالات کے بارے میں کتاب و سنت سے راہنمائی حاصل کریں کتاب و سنت کو سیکھیں، دوسروں کو سکھائیں، خود سیکھیں دوسروں کو سمجھانے کی کوشش کریں، خود عمل کریں، دوسروں کو دعوتِ عمل دیں، کتاب و سنت کی روشنی میں مسائلِ عیدین سے آگاہی حاصل کریں اور ان پر عمل کریں، دوسرے لوگوں تک ان کو پہنچائیں اور ان پر عمل کی تلقین کریں۔ اسی میں ہم سب کی سعادت مندی، خوش بختی اور کامیابی و کامرانی ہے۔

رمضان المبارک کے روزے رکھنے والے اور نہ رکھنے والے اپنی خوشیاں اور عیدیں کیسے مناتے ہیں، شراب پی کر فلمی اور ویڈیو، سی ڈیز، وغیرہ سے لطف اندوز ہو کر، کرکٹ کھیل کر، تاش، لڈو، کیرم، پتنگ بازی، مرغوں کی لڑائی، بٹیروں کی لڑائی، ایسا وہ کونسا کھیل ہوگا جو شیطان کا پسندیدہ نہ ہو اور جس سے رحمان کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور حکم عدولی نہ ہوتی ہو کفار بھی اپنی خوشیاں ایسے ہی منائے اور ہم مسلمان و مومن کہلانے والے بھی اسی طرح ذرا سا انصاف تو کیجئے۔ اللہ رب العلمین اپنے اور پیارے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق خوشی منانے کی توفیق عنایت فرمائے۔ [مسائل عیدین

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی]

لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کے مسائل

محمد توصیف الرحمن شاہ — جھنگ

① سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کیساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

② سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ جو مہینہ تم پر آیا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو (قدر و منزلت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس (کی سعادت حاصل کرنے) سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا نیز فرمایا لیلۃ القدر کی سعادت سے صرف بے نصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

③ سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ فرمایا، رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی نسبت عبادت میں بہت زیادہ کوشش فرماتے تھے۔ (بخاری)

④ سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہوتے تو رسول اللہ ﷺ عبادت کے لئے کمربستہ ہو جاتے راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے۔ (بخاری و مسلم)

⑤ سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں شب قدر پاؤں تو کونسی دعا پڑھا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہو۔

"اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ"

"یا اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنا پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما۔" (ترمذی)

کیا سونے سے پہلے اپنا جائزہ لیا ہے

اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ اور تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے کیسا (عمل) کیا ہے اور اللہ سے ڈر جاؤ بے شک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (سورۃ الحشر: ۱۸)

کیا آج آپ نے:

1. تمام نمازیں مسجد میں ادا کی ہیں؟
2. قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کیا ہے؟
3. حدیث کا کوئی باب پڑھا ہے؟
4. اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ سے معافی مانگی ہے؟
5. شہادت کی موت کی تمنا اور دعا کی ہے؟
6. جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ وغیرہ سے بچنے کی کوشش ہے؟
7. کسی بیمار ساتھی یا دوست رشتہ دار کی عیادت کی ہے؟

جسے اللہ رکھے

شہباز شمس ...... لیہ

ٹھک ٹھک ٹھک! کی آواز سنتے ہی میں چونکا اور آہستہ آہستہ قدم دروازے کی طرف بڑھائے دروازہ کھولتے ہی ایک فقیر بابا نظر آئے۔ اللہ کے نام پر دے بیٹا! پہلے تو میں نے اس آدمی کا جائزہ لیا پھر میں نے حرکت کی اور ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول دیا۔ لیکن وہ بابا جی باہر ہی کھڑے رہے گھر سے کھانا لے کر آیا دیکھا تو بابا جی باہر ہیں بابا اندر آ جاؤ نہیں بیٹا! یہیں کھالوں گا۔ لیکن آخر میری کوشش سے بابا جی اندر آ گئے۔ کھانے کو دیکھنے کے بعد میری طرف دیکھا۔ میری جیب پر لگا پاکستان کا بیج دیکھ کر چونکے۔ اور بولے بیٹا یہ وہ مہینہ ہے جب پاکستان بنا۔ ہاں بابا جی وہ مہینہ ہی نہیں بلکہ آج وہ دن ہے۔ میری بات سنتے ہی بابا جی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کیا بات ہے بابا جی کھانا کیوں نہیں کھاتے بیٹا مجھ سے کھایا نہیں جاتا۔ کیوں بابا کیا وجہ ہے۔ اگر سنتے ہو تو بیٹا سنو یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب پاکستان بننے میں چند دن باقی تھے ہم سب خوش باش اپنے گھروں میں رہ رہے تھے۔ ہر طرف اعلان ہو رہے تھے کہ جس جگہ ہم بیٹھے ہیں وہ جگہ پاکستان میں ہے۔

لیکن نا جانے بعد میں کیا ہوا دوسرے ہی دن صبح ہمیں یہاں سے ہجرت کرنے کو کہا اعلان سنتے ہی گاؤں کے تمام لوگ اکٹھے ہو گئے۔ کوئی بھی اپنا گھر چھوڑنے کو تیار نہ تھا۔ لیکن چند آدمیوں کے مشورے پر ہم نے سامان اٹھایا بیل گاڑیوں پر لادا اور پورے گاؤں کا ایک قافلہ چل پڑا ابھی امرتسر سے چند میل دور تھے۔ پتا چلا ہر طرف شور کی آواز آ رہی ہے سکھ مسلمانوں کو قتل کر رہے تھے ہمارا یہ بڑا سا قافلہ دیکھ کر سکھوں کے ایک بڑے گروہ نے لوٹنے کی کوشش کی لیکن ہمارے بہادر جیالوں نے انہیں مار گرایا ان میں میں بھی شامل تھا سکھوں کے مرنے کی خبر جب ان کے گاؤں تک پہنچی تو بہت سے سکھ سردار اور سینکڑوں سکھ اکٹھے ہو کر آ گئے انہوں نے آدمیوں عورتوں بچوں سب کو قتل کرنا شروع کر دیا ہمارے آدمیوں نے مزاحمت کی لیکن ان سینکڑوں سکھوں نے چند لمحوں میں تمام کو شہید کر دیا چند آدمی بچ گئے میں اور میرے چچا زاد بھائی نے سکھوں کو قتل کرنے کی تدبیر سوجھی پہلے سے مرے ہوئے سکھوں کی تلواریں لے کر اچانک ان کے سامنے آئے۔ اور ایک زوردار حملہ شروع کر دیا یہ بات سکھوں کی توقع کے خلاف تھی ان کا خیال تھا کہ مسلے مارے جا چکے ہیں وہ لڑکیوں کو قیدی بنا رہے تھے عورتیں قتل کر رہے تھے بچے نیزے مار مار کر شہید کر رہے تھے پوری سڑک پر خون کی ایک ندی چل رہی تھی ہر طرف آہ و پکار تھی لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی تھی ہمارے چند مسلمانوں نے بہت سے سکھ مار دیئے سکھوں کا سردار میرے سامنے آیا تو میرے برچھے کا پورا کیل وستے تک اس کے دل میں گھس گیا۔ اس نے چیخ کر کہا سکھو اس مسلمان کو بھاگنے نہ دو یہ میرا قاتل ہے

اس کے الفاظ مکمل ہوئے وہ جہنم رسید ہو چکا تھا میں نے اپنے اردگرد دیکھا تو تمام مسلمان شہید ہو چکے تھے آہ و پکار بند ہو چکی تھی میں سکھوں کے گھیرے میں تھا۔ ایک سکھ نے بلند آواز میں کہا۔ یہ ہے وہ کتا جس نے ہمارے سیوا جی کو مارا ہے انہوں نے مجھے پکڑا اور ایک قید خانے میں دے دیا کیونکہ سکھ سردار کے قاتل کو عام موت نہیں دی جاتی تھی بلکہ اس کو باقاعدہ جسم پر چرکے لگا دیئے جاتے ان میں زہر بھر دی جاتی یہ عبرت ناک موت کا سن کر میرے پورے جسم کو پسینہ آ گیا۔

میں نے رات کے وقت دیکھا کہ مکان کی کھڑکی کمزور ہے دھکا دیا تو وہ گر گئی۔ میں نے اسی وقت باہر چھلانگ لگائی اور بھاگنے لگا اندھیرے میں راستے کا تعین نہیں ہو سکا۔

بھاگتے ہوئے مجھے سکھوں نے دیکھ لیا اور میرا پیچھا کرنے لگے۔ میں بے نشان منزل کی طرف بھاگنے لگا۔ جوتا نا جانے کہاں گم ہو گیا تھا پیروں تلے زخم آ چکے تھے میں کسی ٹیلے پر تھا دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا وہیں خدا کا نام لے کر سو گیا۔ صبح سورج کی تیز گرمی سے آنکھ کھلی ریت تپ رہی تھی۔ اردگرد دیکھا تو ہر طرف ریت ہی ریت نظر آئی۔ اوہ! میں بھٹک کر کسی صحرا میں داخل ہو چکا تھا کوئی سایہ نہ تھا قریب ہی ایک خاردار جھاڑی کے پاس بیٹھا تو ایک پھنکار سنائی دی دیکھا کہ ایک سانپ اپنا پھن پھیلائے موت کی دعوت دے رہا تھا۔ اپنے آپ کو بچانے کے لئے اٹھ بھاگا لیکن سانپ مجھ سے بھی تیز نکلا وہ بھی میرے پیچھے ہو لیا اس تپتی ریت پر کسی کربلا کا منظر تھا ہر طرف گرم لو چل رہی تھی سانپ بھی میرا پیچھا چھوڑنے پر رضامند نہ تھا۔ آخر زندگی اور موت کی یہ جنگ جاری تھی کہ زندگی میں ایک نئی لہر پیدا ہوئی قریب ہی ایک نہر تھی۔ نہر پار کرنے کے لئے کوئی پل نہ تھا۔ لیکن سانپوں کی زہریلی موت سے نہر میں مر جانا بہتر تھا۔ میں نے اللہ کا نام لے کر نہر ہی میں چھلانگ لگا دی۔

جب مجھے ہوش آیا میں ایک کمرے میں تھا۔ ایک بوڑھا آدمی میرے علاج میں مصروف تھا۔ میں بولنا چاہتا تھا کہ اس نے مجھے چپ رہنے کو کہا۔ جب وہ مجھے دوائیاں دے چکا تو پھر اس نے کہا آپ کو کوئی بہت زہریلا سانپ کاٹ چکا ہے۔ جس کا علاج موت ہی ہو سکتا ہے۔ میری زندگی میں ہر طرف موت تھی میرا ضمیر چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا بھاگ چل اس سرزمین کی طرف جس کے لئے تو نے اتنی قربانیاں دی بوڑھی ماں سکھوں کے ہاتھوں شہید کروا دی بہنیں شہید کروا دیں بوڑھے باپ پر دشمن کی تلوار کو نہ روک سکا۔

امید کی ایک کرن ابھی باقی تھی۔ شاید خدا کو میری زندگی ابھی اور منظور تھی۔ میں بچ گیا میرا دل کہہ رہا تھا۔ تو ضرور اس پاک سرزمین میں جائے گا جہاں صرف اپنے ہوں گے کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ لیکن میری روح کو سکون نہ تھا۔ میں لگاتار کئی روز اس بیماری میں مبتلا رہا۔ اس بزرگ آدمی نے کہا بیٹا اب تو کہیں نہیں جائے گا اب یہاں ہی رہے گا۔ اب اسی آدمی نے صحرائی راستے کی بجائے سمندری راستے کو اختیار کرنے کو کہا۔ سمندر میں دو دن کی مسافت کی جہاز کے بہت سے لوگ ہندوستان کے رہنے والے تھے لیکن اس بزرگ طبیب کی وجہ سے میری عزت کر رہے تھے مجھے سرحد تک پہنچایا گیا۔ لیکن اس سے آگے میرے ساتھ آنے کی کسی نے جرأت نہیں کی۔ در بدر کی ٹھوکریں کھاتا جب یہاں پہنچا تو یہاں سب ماحول ہی تبدیل تھا۔ اپنے بھی غیر تھے۔ کوئی کسی کا نہ تھا۔ حکومت لوگوں کو ان کے عزیزوں سے ملوا رہی تھی لیکن میرا کوئی عزیز نہ تھا۔ چپ چاپ بے نشان منزل کی طرف چل دیا جس طرف منہ ہو جاتا اس طرح چلا جاتا وہیں مانگ کر کھا لیتا۔

جب ایک دو جگہ مزدوری کی درخواست کی تو انہوں نے کہا بابا تو پورا کام نہیں کر سکے گا مجھے واپس لوٹا دیا گیا آج پھر میری پرانی یاد تازہ ہو گئی۔ مجھے وہ وقت نہیں بھولتا جب سکھوں نے خون کی ندیاں بہا دیں۔ عصمتیں تار تار ہوئیں مسلمان گاجر مولی کی طرح کاٹے گئے۔ کسی کو رحم نہ آیا۔ ننھے بچوں کی آہ و فریاد آسمان پھاڑ کر گزر رہی تھی لیکن شاید خدا بھی مسلمانوں کا امتحان لے رہا تھا۔ مسلمانوں کو معراج ہو رہی تھی۔ ان کی کمی ہو رہی تھی لیکن حقیقت میں ان کا عروج ہو رہا تھا۔ بوڑھے آدمی بکریوں کی طرح ذبح ہو رہے تھے۔ ہر کوئی اپنی جان بچانے کی فکر میں بھاگ رہا تھا حشر کے میدان کا سا انداز تھا۔ میرے جوان بھائی کے بچوں کو جب سکھ مار رہے تھے تو اپنے معصوم لہجے سے کہہ رہے تھے۔ چاچو ہمیں بچا لو لیکن میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ میری زبان گنگ ہو گئی تھی۔ کان مزید کچھ سن نہ سکتے تھے۔

شاید اس لمحے زمین بھی حرکت کرنا بھول گئی تھی۔ بابا جی اپنی کہانی مکمل کر چکے تھے۔ اور زار و قطار رو رہے تھے۔ روتے روتے بابا جی اٹھ کر چل پڑے یہ کیا بابا جی نے کھانا تو کھایا نہیں اس نے ایک لقمہ تک نہ کھایا میں کسی ساکت بت کی طرح یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ زبان کچھ کہنے سے قاصر تھی۔ صرف یہ ہی دعا تھی۔ اے اللہ جن کے لئے ہمارے بزرگوں کے اتنی قربانیاں کی اس ملک کو ہدایت و راہنمائی دے (آمین)

ذرا بتائیں تو......؟ سلسلہ نمبر 19

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اس نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی اور بابرکت سابقین اولین یعنی پہلے ایمان لانے والوں کی فہرست میں ان کا چوتھا یا پانچواں نمبر ہے۔

اس نے اپنی زندگی کے پر بہار موسم یعنی جوانی میں ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔ جبکہ اس کی عمر ابھی سولہ برس تھی یہ کسی بھی اس جنگ سے پیچھے نہیں رہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے شرکت کی ہو۔ جس نے حبشے اور مدینہ منورہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی۔ جو رسول اللہ ﷺ کے حواری، آپ ﷺ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے فرزند ارجمند، ان دس نیک دل معزز صحابہ کرام میں سے ایک تھے جنھیں زندگی میں جنت کی بشارت دی گئی، چھ اصحاب شوریٰ میں سے ایک اور وہ شیر دل بہادر جس نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تلوار نیام سے باہر لانے کا اعزاز حاصل کیا۔

آپ شہسوار، شمشیر زن محتاط اور پختہ رائے رکھنے والے، بہادروں کو تہہ تیغ کرنے والے، اللہ عزوجل کی راہ میں مال و دولت کو بے دریغ خرچ کرنے والا، بہادر پیش قدمی کرنے والا اور خوشحال صحابہ کرام میں سے تھا۔

بچپن ہی سے بہادری، گھڑ سواری اور زور آزمائی کے ماحول میں پل کر جواں ہوئے تھے اور جنگی صلاحیتوں کی پرورش میں اس کی والدہ ماجدہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا بڑا عمل دخل تھا، یہ ان سخت جان شہسواروں کے زمرے میں تھے جنھیں میدانہائے جنگ پہچانتے تھے اور وہ ان کی بہادری اور طاقت کی گواہی دیتے تھے۔

تاریخی کتابوں میں یہ منقول ہے کہ آپ کی والدہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اسے بچپن میں بہت مارا کرتی تھیں، جبکہ یہ یتیم بھی تھا۔ اسے یہ کہا گیا تو اسے قتل کردے گی، اس کا کلیجہ نکال لے گی، اس لڑکے کو ہلاک کردے گی؟ اس بیچارے سے تیری کیا دشمنی ہے جب دیکھو تو اسے بے تحاشہ مار رہی ہوتی ہے۔ تیرا بیٹا ہے تیرا لخت جگر ہے کیا تجھے اس سے کوئی پیار نہیں تو اس نے بڑے واضح انداز میں یہ جواب دیا میں تو اسے اس لیے مارتی ہوں کہ وہ سخت جان ہو جائے اور لشکر جرار کی قیادت بخوبی سنبھال سکے۔

آپ کی ذاتی خوبیوں کے ضمن میں یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ اتنے دراز قد تھے کہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے تو ان کے پاؤں زمین پر لگتے، ان کی داڑھی اور گال ہلکے پھلکے تھے ان کے جسم اور کلائی مضبوط تھے، خطرات میں صبر و تحمل اختیار کرنے والے اور بڑے جرأت مند، بہادر اور پیش قدمی کرنے والے تھے۔

آپ کی جرأت کی مثالوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس کو سیرت کی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔ جب وہ سرزمین حبشہ میں مہاجر تھے، اہل حبشہ میں سے ایک شخص کا نجاشی کے ساتھ حکومتی سطح پر جھگڑا ہو گیا، نجاشی اس کی طرف روانہ ہوا۔ درمیان میں دریائے نیل پڑتا تھا۔ اسے عبور کرنا تھا تاکہ وہ اپنے مدمقابل سے نبرد آزما ہو۔ لہٰذا اس کے مقابلے میں خم ٹھونک کر آنا ضروری تھا۔ نجاشی نے یہ جنگی حکمت عملی اپنائی کہ اسے اس کے علاقے میں پہنچ کر روکا جائے۔ لہٰذا ایسے ہی کیا۔ مہاجر صحابہ کرام کے دلوں میں بڑی تشویش تھی۔ انھوں نے کہا: ''اس مہم پر کون جائے گا کہ وہ موقع پر جائے اور ہمیں صحیح سورتحال سے آگاہ کرے۔''

آپ ظاہر ہوئے، تاکہ وہ اس فدائی مہم کو سرانجام دیں۔ یہ بات اس کی بہادری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ آپ نے ان سے کہا: ''میں اس مہم کو سر کرنے کے لیے جاؤں گا، میں یقینی خبر لے کر آؤں گا۔''

حالانکہ یہ سب مہاجرین میں سے نوعمر تھے۔ ساتھیوں کے ایک مشکیزے میں ہوا بھری۔ آپ نے اسے اپنے سینے سے باندھا اور اس جانب تیرنے لگے جہاں یہ معرکہ بپا تھا۔ یہ تیرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے نجاشی کو اپنے دشمن پر فتح دے دی تھی۔ آپ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹے اور اپنا کپڑا لہراتے ہوئے کہنے لگے: ''خوش ہو جاؤ، نجاشی کو غلبہ حاصل ہوا ہے اللہ نے اس کے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے، مسلمان اس کامیابی و کامرانی پر بہت زیادہ خوش ہوئے۔

انھوں نے آپ کی شجاعت اور سرزمین حبشہ میں اس کے اقدام کو بہت سراہا۔

جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔''

کیا آپ بتا سکتے ہیں یہ کونسی شخصیت تھی۔

سلسلہ نمبر 16 بذریعہ قرعہ اندازی انعام یافتگان

۱۔ سارہ خان	لاہور
۲۔ سید حمزہ علی	بہاولپور
۳۔ شاہد محمود	ٹوبہ ٹیک سنگھ
۴۔ حافظ عبدالمنان	اوکاڑہ
۵۔ مدیحہ خاتون	شکرگڑھ
۶۔ محمد سلیم	رحیم یار خان
۷۔ محمد کامران	وہاڑی
۸۔ تسلیم بنت عبداللہ	بہاولنگر
۹۔ ہارون شفیق	شیخوپورہ
۱۰۔ صفیہ بنت رحمت	سعودی عرب

سلسلہ نمبر 16 کی شخصیت

سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

سلسلہ نمبر 16 میں صحیح جوابات بھیجنے والے احباب

قصور: کلثوم ہارون، پرویز اختر، عبدالرحمٰن، راحیلہ ہارون، ثار ادریس، عبدالجبار، اخت وقار ادریس، بنت محمد اصغر، آمنہ اصغر، محمد اصغر، اخت عامر، یاسمین امین، عبدالجبار، مجاہد اسلام، عبدالرؤف، شازیہ پروین، بنت مشتاق، افتخار، عابدہ کلثوم، محمد افضل، محمد عمیر، محمد شفیق، عابد جان، محمد امجد، محمد یاسمین۔ **فیصل آباد:** عبیدالرحمٰن، حبیب النسا، صلاح الدین، اریج بن عبدالجبار، ربیعہ مصطفیٰ، انم جاوید، شرمین، یاسر سعید، صفیہ بانو، صباحت مقصود، حماد ظفر، فوزیہ نذیر، اقصیٰ یعقوب، اخت ابوعمیس، شمائلہ ادریس۔ **شیخوپورہ ننکانہ:** عدنان فیصل چیمہ، انس بن عطاء اللہ، طیب، عثمان امجد، ساجد امجد، رافعہ طوبیٰ، زید، سمیع اللہ، عتیقہ نواز، اخت فاروق، فہد، طاہر ارشد، مغیرہ، اخت ابوسعید، عبدالرحمٰن، عبدالمعید، مریم، عائشہ شفیق، سرفراز عتیقہ، ہارون شفیق، نفیسہ اصغر، میمونہ شفیق، عائشہ نواز، شمسہ، مرصد صیاف، سعدیہ نواز، سدرہ مختار۔ **لاہور:** سارہ خان، میمونہ ثمرین، سلیم آصف، اخت عثمان اشرف، بنت ضیاء، نائلہ صادق، سلمیٰ صدیق، طیب اسلام عسکری، فصیلت لطیف، راحیلہ عمر، اقراء عالم، ثمرین سائرہ، عافیہ فاضل، عمیس، آمنہ میمونہ، منیحہ، حفصہ بنت مقبول۔ اخت عبدالرحمٰن، عنبر سعدیہ، بنت عبدالرحیم، صبیحہ سعید، امۃ الرحمٰن، احمد وحید، حافظ عبدالرحمٰن، مجاہدہ اسلام، اخت یونس، بنت عبدالرشید۔ **گوجرانوالہ:** مدیحہ عبدالقیوم، حماد منظور، عائشہ ثناء، علی ریاض، عبدالقدوس، محمد احمد، نوشین۔ **سیالکوٹ:** فاطمہ، حافظ عبدالمجید، ربیعہ بنت اقبال، آمنہ سرحد۔ **گجرات:** حفصہ افضال، فاطمہ بنت ارقم، عبدالرحمٰن، فیصل شہزادہ، اسماء عفت، راشد اویس، اسماء ظفر۔ **ٹوبہ ٹیک سنگھ:** مدثر شکیل، بلال طاہر، عمر حیات، رگاجی، محمد وقاص، محمد ناصر، کاشف، یاسمین طاہرہ شاہد، ظفر شکیل، عائشہ ارشد، اشرف انجم، سلیم، دانش، ابرار احمد، مزمل، محمد آصف، محمد شعیب، بنت ارشد، بنت محمد اکرم، رؤف شعیب، محمد نواز، فضل الرحمٰن، نسرین اختر، قمر النساء، شفیق النساء، عظمت مصباح، حدائقہ شفیق، کشف شفیق، محمد احتشام، زوہیب اکرم، مظفر، محمد اسلم، غلام مرتضیٰ، محمد عظیم، سیف یونس، قیصر، محمد ذیشان، ابرار الحق، راشد محمود، فقیر حسین، محمد شفیق، عبدالشکور، منظور احمد، عبدالرحمٰن، شاہد محمود، محمد عثمان، شہباز، ارم شہزادی، مقبول احمد، اسماء نورین عشرت حسین، مسرور احمد، اقرا جبین، محمد شہزاد، مقصود احمد، زاہد محمود، مدثر سعدیہ، نازیہ، فرزانہ، عابد، خالد، صبا اشرف، محمد یونس۔ **ملتان:** فوزیہ مبین، اخت شاکر، اخت بلال، رضوان، کنزہ یاسمین، جاوید عالیہ اشفاق۔ **خانیوال:** شمشاد بنت حاجی اکرم، راشدہ ابراہیم، میمونہ فاروق، عدنان، مجیدہ شیر محمد، شہباز، اقراء نواز، امامہ نذیر، فروا امین، روبینہ غفاری۔ **ساہیوال:** کفان، بلال، سبطین، عدنان، اخت آفتاب، اخت عبدالحنان، عمران، راشدہ ادریس، فوزیہ کوثر۔ **حیدرآباد، سندھ:** طالعہ طارق، فریحہ، سدرہ خالد، ندرہ خالد، ابوہریرہ کشمیری، کلیم اللہ۔ **بہاولپور:** شازیہ نورین، حمزہ، حفصہ، ام حفص، سید حنظلہ۔ **وہاڑی:** حافظ کلیم اللہ، طارق نعیم، اشفاق نذیر، ماریہ، کامران، اعظم گھمن، محمد حسین، طاہر سعید، مظہر حسین، عیشۃ الراضیہ، عدنان، ابوبکر، محسن، محمد اسماعیل۔ **لیہ:** سفیان محمود۔ **اوکاڑہ:** عبدالرؤف، محمد نقاش، عبدالمنان، عمیر اسحاق، زاہد، حامد فاروق۔ **میانوالی:** ثوبیہ رحمان خانم۔ **اسلام آباد، راولپنڈی:** زہراء شفقت۔ **منڈی بہاؤالدین:** ماریہ شوکت، رانا افتخار۔ **سرگودھا:** ایمن سعید، ابوطلحہ، عائشہ عبدالرحمٰن، راشد علی، محمد سیف اللہ، عبدالستار۔

رحیم یار خان: مریم اکرام الحق، جنید عبدالغفار۔ **بہاولنگر:** صباء امین، اخت عبدالرحمٰن، عبدالباسط، سلیم بنت عبداللہ۔ **نارووال:** زاہد غلام رسول، عابد الٰہی، مدیحہ خاتون، ابیحہ خاتون۔ **خوشاب:** فرح بتول۔ **پاکپتن:** زوبیہ رمضان، اشفاق۔ **جدہ، سعودی عرب:** صفیہ بنت رحمت، حافظہ فائزہ امیر علی۔ **بھکر:** مدثر تنویر۔ **دیگر شہروں سے:** آمنہ، سمیعہ، میمونہ، رضاء الرحمٰن، شائستہ اشرف، قرۃ العین، فرہاد علی، مبشر عزیز، میمونہ اقبال، ثوبیہ بانو، کنزیٰ، نمرہ، فاطمہ، زہراء، بلال رمضان، امۃ القدوس، عبداللطیف، اخت ابوحذیفہ، حنا شوکت، زوبیہ رمضان۔

برصغیر میں 25 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

خطۂ برصغیر میں رسول اللہ ﷺ کے پچیس صحابہ کرام تشریف لائے بارہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں...... پانچ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں، تین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دورِ امارت میں، چار سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایام حکومت اور ایک یزید بن معاویہ کے زمانہ حکمرانی میں، برصغیر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی آمد کی تفصیل:

۱۔ عہد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں بارہ صحابہ رضی اللہ عنہم: سیدنا عثمان بن ابو العاص ثقفی رضی اللہ عنہ آپ نے بلادِ ہند میں تین جنگیں لڑیں۔

۲۔ حکم بن ابوالعاص ثقفی...... صوبہ گجرات ہندوستان میں بندرگاہ تھانہ اور بھڑوچ فتح کیے۔

۳۔ مغیرہ بن ابوالعاص ثقفی...... موجودہ پاکستان کے صوبہ سندھ کا شہر دیبل فتح کیا۔

۴۔ ربیع بن زیاد حارثی مذحجی...... کرمان میں اور مکران میں جہاد کیا۔

۵۔ حکم بن محمد بن عمرو بن مجدع ثغلبی غفاری...... مکران میں تگ وتاز جہاد کیا۔

۶۔ سہل بن عدی بن مالک خزرجی انصاری...... جنگ مکران میں شرکت کی۔

۷۔ عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان انصاری...... فتح مکران میں شامل ہوئے۔

۸۔ شہاب بن مخارق بن شہاب تمیمی...... فتح مکران میں شامل ہوئے۔

۹۔ عاصم بن عمرو تمیمی...... نواحی سندھ اور سجستان کے قریب وجوار کے علاقے فتح کیے۔

۱۰۔ عبداللہ بن عمیر اشجعی...... بعض بلادِ سندھ ان کی کمان میں فتح ہوئے۔

۱۱۔ نسیر بن وسیم بن ثور عجلی...... بلوچستان کا کچھ حصہ ان کی کوشش سے فتح ہوا۔

۱۲۔ صحار بن عبدی...... جنگ مکران میں شرکت کی۔

② سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم

۱۳۔ حکیم بن جبلہ اسدی...... برصغیر کے اولین سیاح اور اس کے نواح کے حالات وکوائف کے عالم وماہر تھے۔

۱۴۔ عبیداللہ بن معمر بن عثمان قریشی تیمی...... فتح مکران میں حصہ لیا اور علاقے کے والی مقرر ہوئے۔

محمد آصف اسلم...... چھانگا مانگا

۱۵۔ عمیر بن سعد...... کچھ عرصہ ولایت مکران آپ کے سپرد رہی۔

۱۶۔ مجاشع بن مسعود بن ثعلبہ سلمی...... فتح بلوچستان میں شرکت کی۔

۱۷۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب قرشی تیمی...... سجستان اور کابل کے علاقے ان کی کمان میں فتح ہوئے اور ارضِ ہند کے بعض علاقوں پر فتح کے جھنڈے گاڑے۔

③ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

۱۸۔ خریت بن راشد ناجی سامی...... علاقہ سندھ اور مکران میں تشریف لائے۔

۱۹۔ عبیداللہ بن سوید تمیمی شقری...... غزوہ سندھ میں شریک ہوئے۔

۲۰۔ کلیب ابو وائل...... ان کو بعض سیرت نگاروں نے صحابی اور بعض نے تابعی یعنی صحابی کے شاگرد لکھا ہے، منقول ہے کہ انھوں نے سرزمین ہند کے ایک علاقے میں ایک درخت دیکھا، جس کے سرخ رنگ کے ایک پھول پر سفید حروف میں "محمد رسول اللہ" کے الفاظ مرقوم تھے۔

④ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ امارت میں چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

۲۱۔ مہلب بن ابومفضرہ ازدی عتکی...... جنھوں نے علاقہ سندھ کے ایک شہر بدھ اور موجودہ صوبہ سرحد کے شہروں بنوں اور کوہاٹ تک پیش قدمی کی۔

۲۲۔ عبداللہ بن سوار بن ہمام عبدی...... بعض غزوات ہند میں شریک ہوئے اور شہادت پائی۔

۲۳۔ یاسر بن سوار بن ہمام عبدی...... قلات کے ایک پہاڑی مقام کی جنگ میں شریک ہوئے۔

۲۴۔ سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی...... ایک مرتبہ ارض ہند کے مفتوحہ علاقہ کے والی اور گورنر مقرر ہوئے۔

⑤ یزید بن معاویہ کے دورِ حکومت میں بھی ایک صحابی رضی اللہ عنہ

۲۵۔ منذر بن جارود عبدی...... یوقان اور قلات وغیرہ کی جنگوں میں شریک ہوئے اور وہیں پر وفات پائی۔

برصغیر اگرچہ بعض ملکوں کی بہ نسبت خطۂ حجاز سے بہت دور تھا مگر سیرت وتاریخ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ اس خطۂ ارض کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی تشریف لائے، تابعین اچھی خاصی تعداد میں آئے، تبع تابعین نے یہاں قدم رنجہ فرمایا اور محدثین وفقہا کی بہت بڑی تعداد نے اپنے وجودِ مسعود سے اس کو رونق بخشی۔ اللہ تعالیٰ ان سب نفوسِ قدسیہ پر رحمتیں برسائے۔ (آمین)

[بحوالہ: علم و آگہی، ص: ۱۲]

نماز میں خشوع وخضوع کیسے؟

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ پر نماز کی ادائیگی بوجھ اور مصیبت نہ ہو بلکہ آپ کی ٹھنڈک اور دل کی تسکین کا سبب بنے۔ تو اس کیلئے آپ کو درج ذیل اصولوں پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔

① ...... نماز کے وقت اگر آپ کو بھوک بے چین کئے ہوئے ہے اور کھانا تیار ہو تو پہلے آپ کھانا کھالیں پھر نماز ادا کریں اور کھانا پیٹ کا ایک تہائی حصہ کھائیں ایک تہائی پانی کیلئے رکھیں اور ایک تہائی سانس کیلئے چھوڑیں۔

② ...... نماز کے وقت اگر آپ کو ٹائلٹ جانے کی حاجت ہو تو پہلے اس سے فراغت پالیں اس لئے کہ اگر آپ بھوک کی نڈھالی اور بول وبراز کے دباؤ کی حالت میں نماز پڑھیں گے تو آپ کو نماز میں چین اور اطمینان حاصل نہ ہوگا۔

③ ...... کوشش کریں کہ جس جگہ آپ نماز ادا کر رہے ہوں وہاں شور وغل نہ ہو۔

④ ...... نماز ادا کرتے وقت آپ کے سامنے کوئی ایسی چیز نہ ہو جو آپ کو اپنی طرف مشغول کرے۔ آپ کے لباس اور جائے نماز میں بھی نقش ونگار نہ ہوں۔ لہٰذا نماز کیلئے بالکل سادے کپڑے کا انتخاب کریں۔

⑤ ...... نماز میں ادب سے نگاہیں نیچی رکھ کر کھڑے ہوں اور آپ کے اندر یہ سوچ پیدا ہو کہ ہم اس شہنشاہ دو عالم کے سامنے کھڑے ہیں جو مختار کل ہے اور جس کے پاس ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔

نماز میں ہنسنا، بار بار کپڑوں کو سمیٹنا، جسم کے کسی حصے میں خارش کرنا اور کسی چیز سے بھی کھیلنا منع ہے کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے۔

⑥ ...... نماز میں اگر جمائی آئے تو حتی الامکان اسے روکیں اگر نہ رکے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیں۔

⑦ ...... حالت قیام میں بالکل ساکت کھڑے ہوں اور حالت تشہد میں بھی ہلنے جلنے سے پرہیز کریں۔ اگر نیند کا غلبہ طاری ہو تو پہلے فریش ہوں پھر نماز ادا کریں۔

⑧ ...... نماز کو جلد از جلد ختم کرنے کیلئے کتر کتر کر نہ پڑھیں بلکہ الفاظ کو خوبصورتی (تجوید) کے ٹھہر ٹھہر کر اس کے ترجمے پر غور کرتے ہوئے ادا کریں۔ جب تک پہلے الفاظ کا مفہوم ذہن میں نہ آئے تو دوسرے لفظ کو ادا نہ کریں۔

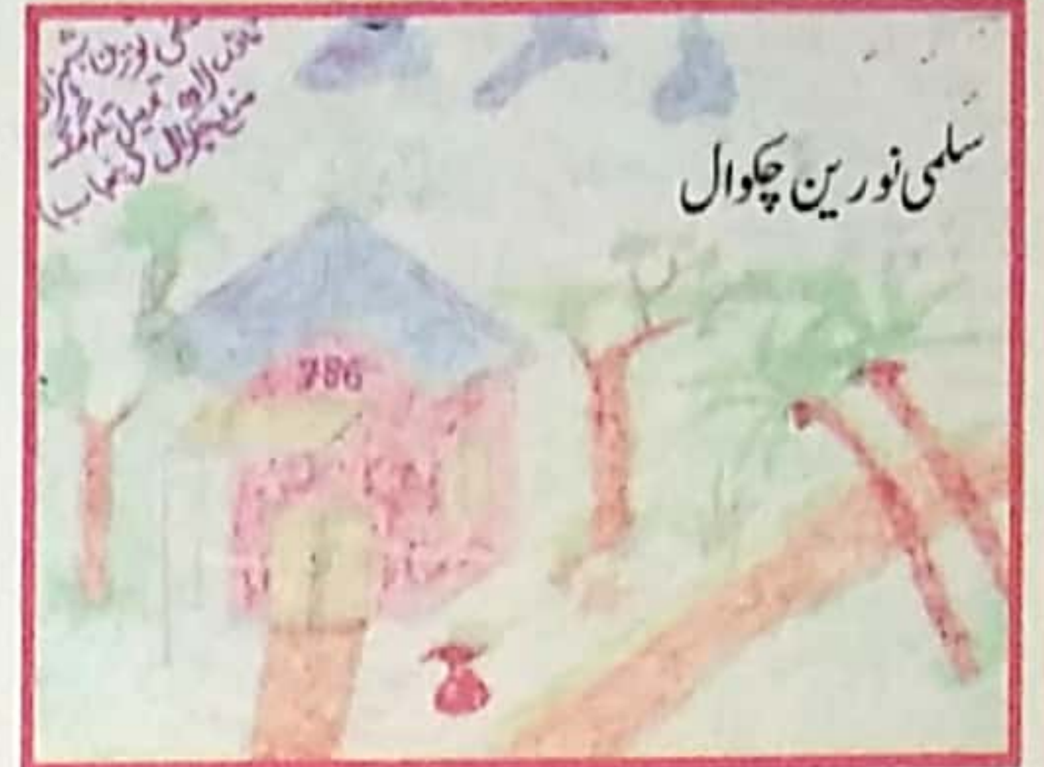
⑨ ...... نماز میں جب اللہ کے غضب، دوزخ یا قبر کا ذکر آئے تو انکا تصور کر کے آنسو بہائیں اور جب آپ مغفرت مانگیں تو بھی آپ کے آنسو جاری ہوں۔

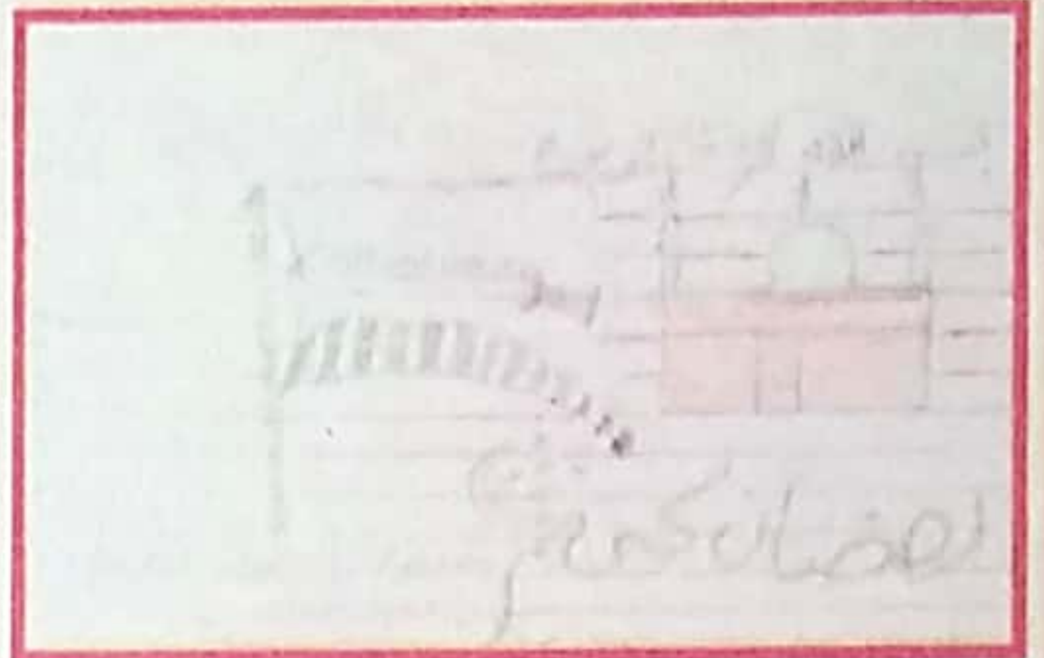
⑩ ...... نماز میں رکوع، سجود، قومے اور جلسے کو اطمینان اور آرام سے پورا کریں اس لئے کہ حضور ﷺ نے ان ارکان کی عدم طمانیت کو نماز کے باطل ہونے کا سبب قرار دیا ہے۔

یہ دس اصول ہیں آپ دیکھیں کہ ان دس اصولوں پر آپ کا عمل کرنے سے بھی وسوسے آئیں تو آپ حالت نماز میں ہی تعوذ پڑھ کر بائیں طرف تین دفعہ تھوک دیں (مسلم) اور تھوکتے وقت بائیں طرف اپنے پاؤں کے نیچے تھوکیں (سنن نسائی) انشاء اللہ شیطان آپ سے دور ہو جائے گا۔

اخت قاسم لاہور

ننھے مصور


سلمی نورین چکوال





یمنی نذیر بہاولپوری


اسماء آصف فیصل آباد


سمعیہ شاکرہ چونیاں


بنت ماسٹر عبدالغفور فیصل آباد



ساجدہ بریت
چھانگا مانگا




قرۃ العین خنساء اوکاڑا


شمائلہ اقبال


ابرار حفیظ پکھی والا


صبیحہ سعید پنڈ شہیداں

پاکستان
خوبصورت جھیلوں کی سرزمین

سدرہ سحر عمران......کراچی اسٹیل ٹاؤن

عزیز دوستو! گزشتہ دنوں ''یہ وادیاں یہ نظارے'' کے عنوان سے سندس جبین کے خوبصورت سفر کی روئیداد خاصے رشک آمیز جذبات کے ساتھ ملاحظہ فرمائی...... گو کہ تصویروں کی حد تک ہی سہی تاہم ہم نے سرزمین پاکستان کی پیشانی پر قدرتی مناظر کے حیرت زدہ کر دینے والے حسن کو دیکھ کے ضرور رکھا ہے۔

پاکستان آب وہوا کے لحاظ سے سیاحوں کے لیے پرکشش ''پکنک پوائنٹ'' سمجھا جاتا ہے۔ قدرت کا حسین شاہکار اور اس پاک دھرتی کا حسن پاکستان کے شمالی علاقہ جات کا وہ ''طلسم کدہ'' ہے جہاں پہنچ کر انسان رب تعالیٰ کی (قدرت) پر ایک پل کے لیے حیرت زدہ ضرور رہ جاتا ہے وادی کاغان اس لحاظ سے ممتاز حیثیت کی حامل سمجھی جاتی ہے کہ یہاں کئی نیلگوں اور سحر انگیز جھیلیں ہیں ان میں جھیل سیف الملوک، لولوسر اور دودی بت سر جھیل قابل ذکر ہیں۔

17300 فٹ بلند پہاڑی چوٹی کے دامن میں واقع وسیع وعریض پیالہ نما نیلگوں لولوسر کا شمار دنیا کی حسین ترین جھیلوں میں ہوتا ہے اس کے کنارے پر لا تعداد گلیشئر (برف کے تودے) موجود ہیں جو دیکھنے والوں کو ورطۂ حیرت میں مبتلا کر دیتے ہیں وادی کاغان کے مقام پر لائی سے سترہ کلومیٹر کے فاصلے پر جل کھڈ قصبہ واقع ہے۔ اس قصبے سے پانچ کلومیٹر کی مسافت پر ۱۴ ہزار فٹ کی بلندی پر دائرہ نما ساخت کی دودی پت سر جھیل (اتنی خوبصورت جھیل کا اتنا عجیب و غریب نام جانے کس نے رکھا ہے) سیاحوں کے لیے قدرت کا حسین شہ پارہ ہے ناران سے 34 کلومیٹر کے فاصلے پر بابوسر ہے۔ یہاں سے دس کلومیٹر کی دوری طے کر کے آپ کو لولوسر جھیل کا دلکش و دلنشین نظارہ ایک پل کو مبہوت ضرور کر دیتا ہے۔ یہ جھیل چاروں طرف سے سرسبز جنگلات میں گھری ہوئی ہے اس لیے اس کا پانی سبزی مائل نظر آتا ہے اور اس پانی میں درختوں اور پہاڑوں کا حسین عکس ''مصورِ عظیم'' کی شاندار پینٹنگ معلوم ہوتی ہے۔

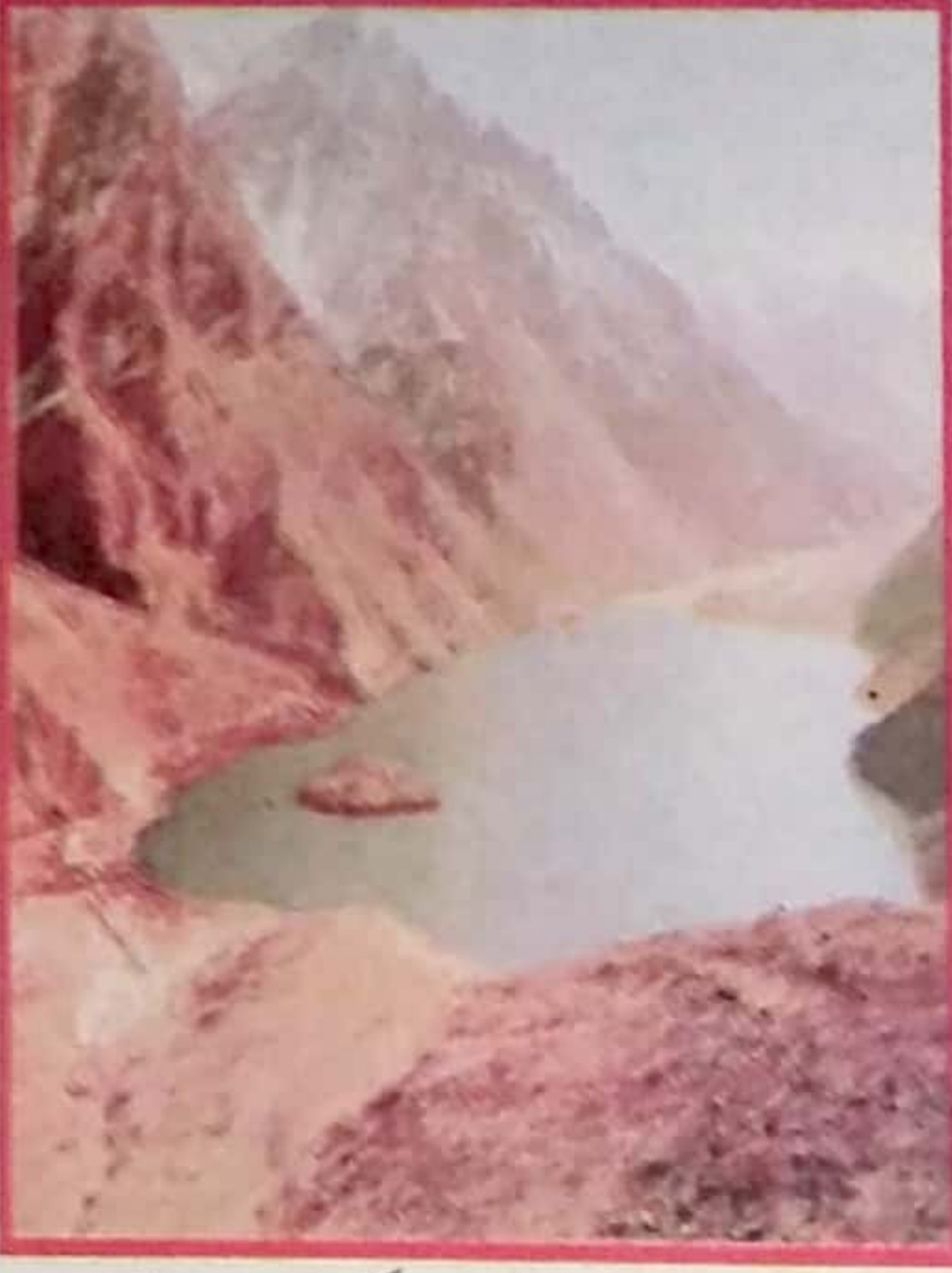
گلگت، دیامیر اور بلتستان کے علاوہ ہنزہ اور سوات کے اضلاع میں بھی کئی جھیلیں موجود ہیں، گلگت اور چترال کے سنگم پر واقع شیندرو پولو اسٹیڈیم بھی اس جھیل کے کنارے واقع ہے، گلگت سے ذرا فاصلے پر 14500 فٹ کی بلندی پر پیلوگام جھیل ہے تو اس سے کچھ مسافت پر کرمبر جھیل اپنے حسن کا جادو جگا رہی ہے یہ جھیل سطح سمندر سے 12000 فٹ بلند ہے اس کا طول وعرض تقریباً ڈیڑھ میل اور 500 میٹر ہے۔ گلگت میں بے شمار جھیلیں ہیں، ان میں ایک تو کتوال سر ہنزہ جھیل اور دوسری 3500 میل کے فاصلے پر سرسبز وشاداب وادی میں موجود جھیل راما ہے جو اپنی مچھلی طرز ساخت کی بناء پر منفرد جانی جاتی ہے۔

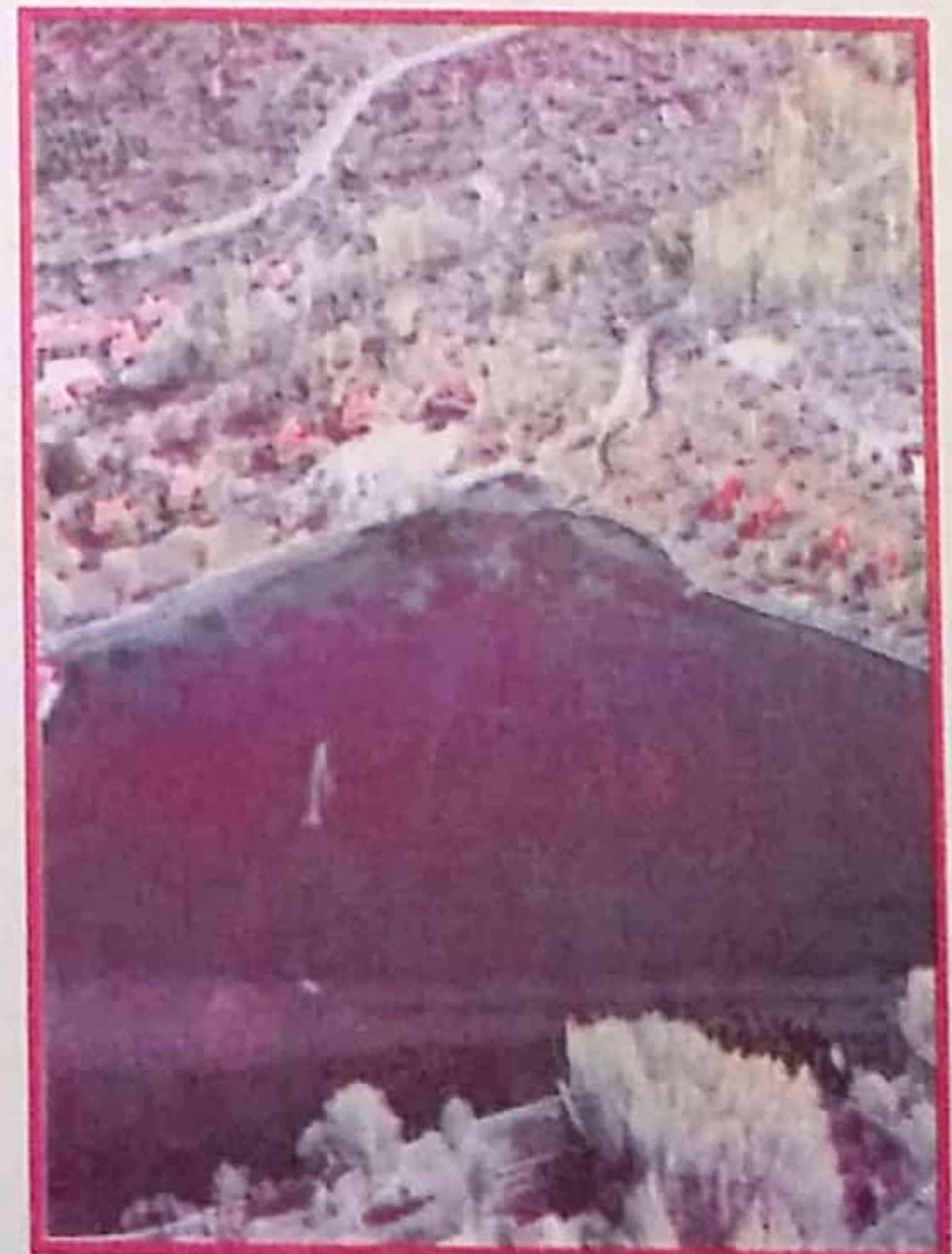
سلسلہ کوہ دیوسائی کے برفیلے میدانوں میں 13900 فٹ بلند شوسر جھیل ہے یہیں گوتم سر اور دیوسائی جھیل بھی موجود ہے، ان کے علاوہ بلتستان میں واقع لوئر کچورہ اور اپر کچورہ جھیل بھی حسین ترین جھیلیں ہیں، یہیں تین فرلانگ لمبی اور چار سو گز چوڑی جھیل ''شنگریلا جھیل'' بھی واقع ہے، اس جھیل کو غیر ملکی سیاح ''مون لیک'' بھی کہتے ہیں۔ اس کی انفرادیت یہ ہے کہ اس کا پانی بلندی پر واقع ایک چشمے سے آتا ہے، وادی سوات بھی جھیلوں کے لحاظ سے خاصی خودکفیل ہے۔ درال ڈنڈ اور ہوڈنڈ جھیل یہیں واقع ہے کوہ ہندوکش کے دامن میں موجود درال ڈنڈ جھیل تک درال ندی کے ساتھ ساتھ سفر کرنا پڑتا ہے۔ کالام سے کچھ فاصلے پر صنوبر اور اخروٹ کے گھنے جنگلات ہیں، ہوڈنڈ جھیل انھی جنگلات کے عقب میں 19400 فٹ کے گلیشئر سے آگے واقع ہے، ہوڈنڈ کے معنی ''مچھلی'' کے ہیں۔ اس جھیل کو اس کی مچھلی طرز کی ساخت کی وجہ سے ''ہوڈنڈ'' کہتے ہیں۔

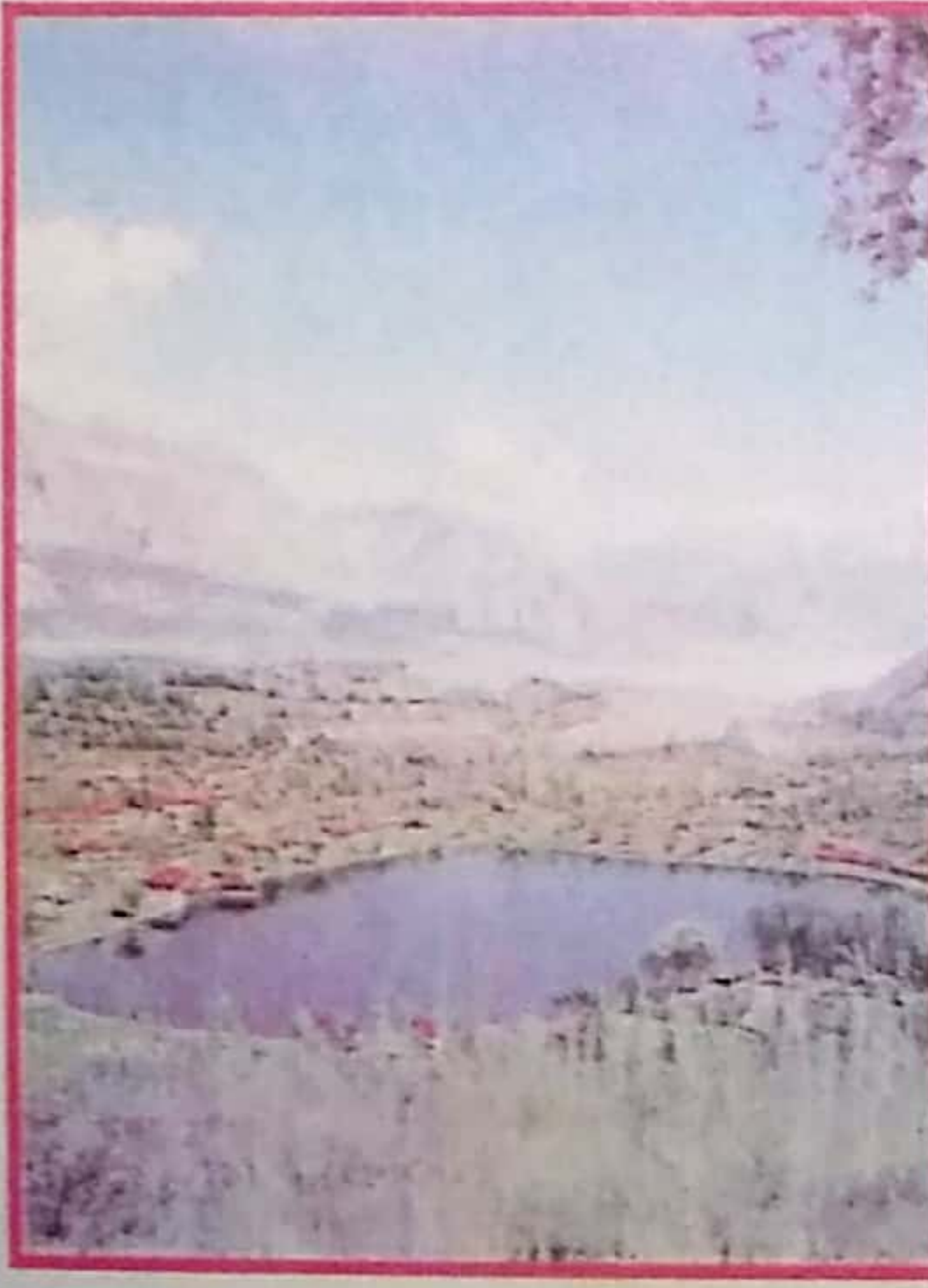
سوات اور دیر کے درمیان واقع وادی درال میں شیڈگئی، ترکنہ اور ڈنڈ غاڑو جیسی بے مثل اور بہر کیف نظارے والی جھیلیں موجود ہیں۔ پہاڑوں کے دامن میں واقع دودگئی جھیل کا شمار بھی خوبصورت ترین جھیلوں میں ہوتا ہے۔ مظفر آباد (جس کے حسن کو خدا جانے کس کی نظر لگ گئی) سے چند میل کی مسافت پر سہڑی جھیل اور وادی نیلم میں 12572 فٹ کی بلندی پر دتی گلی سر جھیل حسن وخوبصورتی کے حوالے سے لاجواب ہے۔

خیر یہ تو شمالی علاقہ جات کی ان دلکش جھیلوں کا ذکر تھا جو اپنے حسن میں واقعی یکتا ہیں اب ذرا واپس کراچی سندھ کی سمت رفت باندھ لیں۔ بھئی! ہمارا سندھ بھی چند مشہور جھیلوں کے حوالے سے ''باعث عزت'' سمجھا جاتا ہے، ہالیجی جھیل ایشیاء میں پانی کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے۔ یہ جھیل کراچی سے 54 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ موسم سرما میں یہ 70 سے زیادہ اقسام کے سائرین پرندوں کی محفوظ پناہ گاہ ہے، اسی طرح گندھارا وادی میں واقع کلھر کہار جھیل بھی خوبصورتی کے لحاظ سے بے مثل ہے، بلوچستان و کوئٹہ بھی انگلی کٹا کر شہیدوں میں شامل ہیں، کوئٹہ سے چھ کلومیٹر کے فاصلے پر حنا جھیل قدرتی شاہکار ہے۔ علاوہ ازیں منچھر جھیل اور کینجھر جھیل بھی قابل ذکر جھیلیں ہیں۔

قدرتی جھیلوں کے علاوہ چند مصنوعی جھیلیں بھی سیاحوں کی توصیفی اور تعریفی نگاہوں کا سبب ٹھہرتی ہیں ان میں تربیلا کی عظیم ترین جھیل بھی شامل ہے اس طرح کوہاٹ کے ٹانڈا جھیل اور چھانگا مانگا کی مہاتابی جھیل بھی بے مثال حسن رکھتی ہیں۔







السلام علیکم! ہم ایک تحریر ''معصوم کی پکار'' بھیج رہے ہیں ہمارے پاس ایک اور تحریر ہے لطیفے کی طرح لیکن ہے تحریر جو ہماری کلاس کی آپ بیتی ہے۔

جو آپ نے Topic ''نیکی کا ذریعہ'' شروع کیا ہے ہم ایک کتاب ''کیفیۃ صلاۃ النبی ﷺ'' بھیج رہے ہیں۔

ربیعہ سحر، زرغونہ سحر، حافظہ ثانیہ سحر...... لیہ

...... اپنی تحریر ارسال کردیں اشاعت کا فیصلہ پڑھنے کے بعد ہوگا۔

السلام علیکم! ارے عبدالوارث ساجد بھائی خیریت تو تھی۔ کیا آپ نے ''ضروری بات'' کو لکھ کر ایک دفعہ پڑھا بھی تھا یا نہیں؟ خیر پڑھا تو ضرور ہوگا۔ لگتا ہے آپ کو ''ضروری بات'' لفظ کچھ زیادہ ہی پسند آ گیا تھا ایک منٹ رکیے میں گن کر بتاتی ہوں......... تو جی ہاں! جناب 28 دفعہ تقریباً آپ نے لفظ ضروری بات لکھا ہے۔ اس دفعہ کی ضروری بات پڑھ کر بہت مزا آیا۔ ننھے مجاہد کے صفحات بڑھنے کا جب پڑھا تو دل بہت خوش ہوا کہ چلو ہماری دعائیں سن لی گئیں ہیں، بھائی آپ ''صحابہ کرام نمبر'' اور ''علماء کرام نمبر'' شائع کریں، جس میں عظیم صحابہ کرام اور علماء کرام کی شخصیتوں اور کارناموں کا تذکرہ ہو۔

اخت علیم اللہ محسن......

السلام علیکم! ہم 9 ماہ بعد پھر بڑی مشکل سے وقت نکال کر ننھے مجاہد کی بزم بارونق میں جلوہ افروز ہو رہے ہیں پیارے بھائی! ایک سال بعد تحریر شائع کرنے کا شکریہ شمارہ نمبر 49 پڑھا بہت اچھا لگا یہ لو پاکستان کا جھنڈا...... کتے انسان کھاتے رہے...... یوں ملی آزادی...... اور دوسری پر سوز داستانیں پڑھ کر آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ پیارے بھائی! مگر ایک غلطی جو بڑی پرانی ہے اور آپ ہمیشہ بھول جاتے ہیں بھیا! شمارے میں جگہ جگہ چھوٹی بڑی غلطیاں موجود رہتی ہیں جس سے مفہوم میں تبدیلی آ جاتی ہے اور پڑھنے والا تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے کہ اصل لفظ کیا ہے، ہر بار شمارے میں کوئی نہ کوئی غلطی لازمی ہوتی ہے لیکن ہم نظر انداز کرتے رہے ٹائم کی وجہ سے لیکن اب مجبوراً قلم اٹھانا پڑا وقت نکالنا پڑا، پیارے بھیا! میں اس بار کی غلطیاں لکھ کر بھیج رہی ہوں توجہ فرمائیں اور ننھے مجاہد کے لیے دعا ہے کہ وہ یونہی لکھتے رہیں اور ہمارا یہ ننھا مجاہد یونہی چلتا رہے۔

زاہدہ بنت عثمان...... باغبانپورہ لاہور

السلام علیکم! ہم ''ننھے مجاہد'' بہت شوق سے پڑھتے ہیں اور اپنے جامعہ میں بھی ننھے مجاہد تقسیم کرتے ہیں، سب طالبات اسے شوق سے پڑھتی ہیں ہماری جامعہ کی باجی نے کہا کہ ''ننھے مجاہد'' تو سب طالبات لیتی ہیں کیوں نہ ہم کوئز پروگرام شروع کریں تو تمام طالبات نے خوشی کا اظہار کیا باجی نے A اور B ٹیم بنائی اس طرح ہمارا کوئز پروگرام رکھا گیا جس کے لیے جمعۃ المبارک کا دن مقرر ہوا اس سے ہماری معلومات میں بھی اضافہ ہوا اور دلچسپی بھی بڑھی اور مقابلے کا شوق بھی پیدا ہوا، ساجد بھائی ہم چند تجاویز پیش کر رہی ہیں: اس کی کہانیاں زیادہ کریں...... اور گلدستہ کو تھوڑا اسمیٹ دیں...... بڑوں کا بچپن شائع کریں کیونکہ بڑوں کے حالات زندگی پڑھ کر ہمارے دل میں علم حاصل کرنے کی لگن کا اضافہ ہوتا ہے...... اس خط کو ''ننھے مجاہد'' میں جگہ دیں تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین!

خان سسٹرز...... لاہور

السلام علیکم! ام طلحہ بہن نے طاہر بھائی کی ڈیڑھ صفحے کی تحریر پر اعتراض کیا ہے جو کہ مجھے بہت برا لگا، ہم قارئین کو دیکھنا یہ ہے کہ بلکہ فیصلہ کرنا ہے کہ آخر ہم کس مقصد کی خاطر ''ننھے مجاہد'' کا مطالعہ کرتے ہیں......؟ اگر مقصد صرف اور صرف اپنی تحریریں شائع کروا کر اپنے دوستوں میں صرف ''شومارنا'' ہے تو پھر میرے خیال میں ''ننھے مجاہد'' کی اشاعت کا سلسلہ بند ہو جانا چاہیے۔

اخت عثمان اشرف شیخ...... رائیونڈ

السلام علیکم! اپنی تعلیمی مصروفیات چھوڑ کر ہم ''ننھے مجاہد'' کے لیے ٹائم نکالتے ہیں اور انھیں احساس تک نہیں ہوتا ابھی دو ماہ قبل ہم نے انتہائی محنت شاقہ سے مطالعہ کے بعد ''صبر و استقلال کا پیکر'' کے عنوان سے تحریر ارسال کی مگر نہ پتہ نا نشان...... پھر لیٹر لکھے شعر ارسال کیے لیکن مایوسی کے علاوہ کچھ حاصل ہی نہیں ہوا (ویسے مایوسی گناہ ہے) تھک ہار کر ہم آئندہ سے ''ننھے مجاہد'' کو ڈاک نہ بھیجنے کا عزم کر چکے ہوتے ہیں تو ''ننھے مجاہد'' کا بلند معیار ننھے مجاہدوں کی بڑھتی ہوئی تعداد عمدہ عمدہ بہترین اور اچھے اچھے سلسلے پھر سے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

اخت ابوذر عبداللہ...... موڑ کھنڈا

السلام علیکم! کیا حال ہیں۔ ٹھیک ہیں نہیں کیوں اچھا خیر اور سنایئے ظلم و بے انصافی کیسی جا رہی ہے ردی کی ٹوکری کی لائف کیسی جا رہی ہے اتنا سارا مواد کہاں جا رہا ہے ویسے پوچھنے کی

آپ کے خطوط

ضرورت نہیں تھی، بظاہر سارا مواد ٹوکری کے پیٹ میں ہی جا رہا ہوگا اور ہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیجیے کہ یہ ٹوکری صاحبہ بھی ان سات عجوبوں میں ایک عجوبہ ہے جو سدرہ سحر باجی لکھنا بھول گئیں تھی اور بقول باجی سدرہ سحر عمران کے دوسرے عجوبے تو فنا کی طرف گامزن ہیں لیکن ادھر تو الٹ ہی کام جا رہا ہے بھئی یہی کہ یہ ردی کا عجوبہ تو پہلے سے بھی زیادہ پاورفل ہو رہا ہے بہر حال ایک تجویز دے رہی ہوں کہ ننھے منے مجاہد میں ایسا سلسلہ شروع کیا جائے جس میں تمام ننھے منے مجاہد اپنی اپنی خواہش کا اظہار کر سکیں اور اس سلسلے کو میری خواہش کا نام دیا جائے تجویز اچھی لگی تو ضرور بتایئے ہمیں انتظار رہے گا۔

محمد وسیم، لبنیٰ شہزادی...... سمندری

...... آپ کی تجویز اچھی ہے مشاورت کے بعد عمل کیا جائے گا۔

السلام علیکم! میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ''ننھے مجاہد'' کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ میرے پاس ایک کتاب پڑی ہوئی ہے، میں آپ تک یہ کتاب کس طریقہ سے بھجواؤں۔

حافظ خرم شہزاد مان...... گاؤں مان

...... آپ یہ کتاب ہمارے ایڈریس پر VP کروا دیں ایسے میں ڈاک خرچ ہمارے ذمہ ہوگا۔

السلام علیکم! خطوط میں ہمیں ایک عدد انعامی خط بھی پڑھنے کو ملا جس نے ہمیں انوکھا، انوکھی، انوکھے، خوب رٹا دیا۔ ویسے مزے کی بات ہے بلکہ بات تو تب بنے گی بھیا جب آپ انوکھا خط لکھنے والی ہماری انوکھی بہن کو انعام بھی انوکھا دیں گے۔ تحریروں میں قرآن سے انٹرویو، ہائے میرا بستہ، یہ وادیاں یہ نظارے بڑی دلچسپ لگیں، بھائی جان آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں کہ میرے پاس مظفر آباد کے تبلیغی دورہ کی رپورٹ ہے جو میں نے خود لکھی ہے زلزلہ زدہ علاقوں میں جب پچھلے سال ہم شعبہ خواتین کی طرف سے تبلیغی دورے پر تھیں، وہاں کے حالات کے بارے میں معلومات جمع کی گئیں تھیں، وہ طیبات میں شائع ہونا تھیں، لیکن لیٹ موصول ہونے کی وجہ سے رہ گئیں اور آپ اگر چاہیں تو؟ ننھے مجاہد کے لیے میں وہ ساری رپورٹ بھیج دوں؟ یقیناً وہ آپ کو پسند آئے گی۔ ان شاء اللہ

بنت عبدالرشید...... سلیم پورہ

...... آپ یہ تحریر ارسال کردیں، لیکن کوشش رہے کہ بچوں کے ذہن کے مطابق ہو۔

السلام علیکم! آپ یقین کریں یا نا کریں مجھے تو ''ننھے مجاہد'' سے اتنا لگاؤ ہے کہ جس دن آنا ہوتا ہے میں شور کرتی ہوں اور جب پڑھ لیتی ہوں پھر مجھے سکون ملتا ہے، پھر کبھی پرانے نکال نکال کر پڑھتی ہوں یہاں تک کہ رات ہو جاتی ہے۔

اقراء محمد ایوب...... ڈسکہ

السلام علیکم! شمارہ نمبر 52 اتفاقاً جمعے کو ہی مل گیا۔ ٹائٹل دیدہ زیب لگا اس لیے بھی کہ آرٹسٹ کے ہاتھوں کا شاہکار نہیں تھا۔ 6 ستمبر کی یادوں سے مستفید ہو کر آپ کی ''ضروری بات'' ملاحظہ کی۔ اخت عثمان کے خط سے متاثر ہو کر لکھی گئی تھی۔

''عالم اسلام نمبر'' نے کچھ خاص متاثر نہیں کیا کیونکہ ننھے مجاہد کا ہر شمارہ ہی مجموعی لحاظ سے عالم اسلام نمبر ہوتا ہے۔ اگر اس میں اسلامی کہانیاں نہ ہوتیں پھر تو ٹھیک تھا لیکن اسپیشلی ''عالم سلام نمبر'' کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے نمبرز ہیں جن میں کشمیر نمبر ''ماں نمبر، صحابہ اکرام نمبر، اصحاب صفہ نمبر، جہاد نمبر، اصحاب طیبات نمبر، امہات المومنین نمبر وغیرہ وغیرہ...... بلکہ اسلامی شخصیات کے علاوہ نامور شخصیات جو کسی نہ کسی حوالے سے معتبر ہیں ان کے نمبر بھی ہونے چاہیے، دسمبر کے حوالے سے ''محمد علی جناح'' نمبر ہونا چاہیے۔ تہواروں کے لحاظ سے عید الفطر نمبر، عید الاضحیٰ نمبر، محرم نمبر، رمضان المبارک نمبر......

''آپ کے خطوط'' فیورٹ کالم ہے اسی لیے دوسرے نمبر پر اسے عزت بخشی...... یہ جو ام ایمن، ابو خبیب ٹائپ کے نام ہوتے ہیں ان کے معنی تو ایمن کی ماں یا خبیب کا ابو ہوتے ہیں۔ لیکن خطوط ان کے بچگانہ طرز کے ہوتے ہیں ہمارا بعید از قیاس یہ ہے کہ کچھ ننھے مجاہدوں کو ام، اخت وغیرہ کے مطلب معلوم نہیں ہیں، آپ ہر شمارہ 32 صفحات کا کر دیں تو ناموں کی فہرست بھلی بھی لگتی ہے۔ اب سولہ صفحات کے غریب میگزین کو ایک ڈیڑھ صفحہ تو یہ نام ہی گھیر لیتے ہیں۔ ''کوشش جاری رکھیں۔'' اچھا سلسلہ ہے تاہم فقط نام (ساتھیوں) لکھ دیا کریں، تحریروں کے نام زیادہ ضروری نہیں ہیں۔

اخت عثمان کے خط میں ''انوکھی بات'' تو کوئی بھی نہیں تھی، لیکن ''انوکھے انداز'' سے لکھا گیا تھا اس لیے ''انوکھا'' لگا۔

سندس جبین کے سنگ خوب صورت جگہوں کی تصوراتی سیر نے لطف دیا۔ سب سے خوبصورت تحریر اس بار ''قرآن سے انٹرویو'' تھی۔ اب اختتام کرتے ہیں، مزید لکھنے کا کیا فائدہ آپ نے کون سا خط شائع کر دینا ہے۔

سدرہ سحر عمران...... اسٹیل ٹاؤن کراچی

انعامی خط

بہن...... السلام علیکم! عرض ہے کہ خیریت سے ہوں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے، جماعۃ الدعوۃ کے مدارس میں امتحانات کی وجہ سے اور کچھ مصروفیات کی وجہ سے کافی دیر بعد ننھے مجاہد کے قیمتی صفحات میں تھوڑا سا قبضہ کرنے کے لیے اور کچھ آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں، اللہ تعالیٰ میری اسی حاضری کو...... قبول فرمائے۔ آپ بھی کہہ دیں (آمین)

کسی شاعر نے کہا:

اخلاص محبت مہر وفا سب جھوٹی سچی باتیں ہیں
ہر شخص خودی کی مستی میں بس اپنی خاطر جیتا ہے

لیکن میں تو یہ کہوں گا...... سچ تو یہ ہے کہ!

ہمیں جب بھی ملو گے تم پاؤ کے مخلص
ہر چند کہ اخلاص کا دعوٰی نہیں کرتے

لیکن اگر آپ اس شاعر کے شعر سے اتفاق کر کے اس شعر سے اعتراض کریں تو دل تو کہتا ہے یوں کہوں:

اچھے ہیں یا برے ہیں خود اپنے لیے ہیں
ہم خود کو نہیں دیکھتے اوروں کی نظر سے

آپ بھی کہیں گے کہ کیا آتے ہی شاعری شروع کر دی! اور یوں اور ووں! آپ جو بھی کہیں بہر حال مجھے آپ سے کچھ باتیں کرنے کا شوق ہے، کیوں کہ میں اس وقت بہر حال فارغ ہوں:

لوگوں سے کہا تم نے لوگوں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے سنا ہوتا کچھ ہم سے کہا ہوتا

اب آپ کہیں گے کہ سناؤ جی کہوں جی! تو سنیے!!

آپ کو مبارک ہو! آزادی نمبر کی مبارک اور اسی چیز کی کہ ننھے مجاہد ماشاءاللہ اس وقت کئی سکولوں اور کالجوں میں پڑھا جا رہا ہے، تین چار مہینوں سے میں یہ نوٹ کر رہا ہوں کہ ننھے مجاہد کے ٹائٹل پر کافی محنت ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی اس عظیم محنت کو قبول فرمائے:

نکل جاتے ہیں جو ایک مرحلے سے سرخرو ہو کر
مدد کرتا ہے خود اللہ اپنے نیک بندوں کی

تو اب آتے ہیں (ضروری بات) کی طرف تو!

راہ طلب میں جذبہ کامل ہو جس کے ساتھ ساتھ
ڈھونڈ لیتی ہے اس کو منزل کبھی کبھی

مجھے امید ہے بلکہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ ضروری بات سے ان شاءاللہ کئی بچوں کے ذہن تبدیل ہو جاتے ہیں! سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قرآنی تعلیم کا حیرت انگیز انداز، قوم کی پاسبانی، دریاؤں کے بھیدی گلدستہ: اور ایمان کا حیرت انگیز واقعہ بہت زبردست تحریریں تھیں، اگر آئیں گلدستہ، مسکراہٹیں اور آپ کے خطوط کی طرف تو!

کچھ اور بڑھ گئے اندھیرے تو کیا ہوا
مایوس تو نہیں طلوع سحر سے ہم

کوشش جاری رکھیں، کو دیکھ کے دل کو کچھ ہونے لگتا ہے، اگر آپ تھوڑی سی کوشش کریں تو "ننھے مجاہد" بھی مجلّہ کی صورت اختیار کر سکتا ہے!

مشکل سے جو گھبرا جائے وہ انسان نہیں ہوتا
جو کفر سے ڈر جائے وہ مسلمان نہیں ہوتا
موجوں سے یہ کہتا ہے سمندر کا سکوت
ساحل پر جو رک جائے وہ طوفان نہیں ہوتا

آپ بھی کہیں گے کہ کیا اتنا لمبا سر درد! چلیں جی میں آپ کو ابھی دوا دیتا ہوں، میرا مطلب ہے اپنے خط کو مکمل کرتا ہوں، اب آپ کہیں گے کہ خط ہی لکھ دیا تحریر ہی نہ لکھی تو عارضی طور پر ایک شعر بھیج رہا ہوں تاکہ ننھا مجھ سے یوں نہ کہے کہ ان سے تو اتنی باتیں تو میرے لیے؟ تو لیں جلدی جلدی ننھے کی امانت لیں اور خیانت سے پرہیز کریں!

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو پاکستان کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے معاونین اور ہر وہ شخص اور بچہ جو "ننھے مجاہد" کے ساتھ پیار کرتا ہے کو خیریت سے رکھے۔ آمین!

محمد عثمان اشرف شیخ...... رائے ونڈ

روزے کی فرضیت وفضیلت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: "مجھے ایسا عمل بتائیے جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کر، فرض نماز ادا کر، اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔" اس نے کہا: "اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ کچھ نہ کروں گا۔" جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جسے جنتی آدمی دیکھنا ہو، وہ اسے دیکھ لے۔" (بخاری)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔" (بخاری ومسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے سوائے روزے کے روزہ میرے لیے ہے اور اس کا اجر بھی میں ہی دوں گا اور روزہ ڈھال ہے، لہٰذا جس کسی کا تم میں سے کسی کا روزہ ہو اس روز وہ فحش گوئی نہ کرے اور بے ہودہ کلامی نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی کرے تو روزہ دار کو (صرف اتنا کہنا چاہیے) میں روزہ دار ہوں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جن سے وہ فرحت حاصل کرے گا، اولاً جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے، ثانیاً جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور روزے کے بدلے میں اپنے رب سے انعام پائے گا تو خوش ہوگا۔" (بخاری ومسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رمضان کی پہلی رات ہی شیاطین اور سرکش جن باندھ دیے جاتے ہیں، جہنم کے سارے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہنے دیا جاتا اور جنت کے سارے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی بند نہیں رہنے دیا جاتا اور منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے: "اے بھلائی کے چاہنے والے! آگے بڑھ (اور دیر نہ کر) اے شر کے چاہنے والے! رک جا۔" اور (رمضان کی) ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔" (ابن ماجہ)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ہر روز افطار کے وقت لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔" (ابن ماجہ)

یحییٰ بن ابوسلمہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔" (بخاری)

حفصہ افضال...... خورشید کالونی گجرات

جنت کے نام

☆ جنت کا ایک نام "دارالسلام" (سلامتی والا گھر) ہے۔

"اور اللہ تعالیٰ تمہیں دارالسلام کی طرف دعوت دے رہا ہے، جسے وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔" [سورۃ یونس: ۲۵]

☆ جنت کا دوسرا نام "دار المتقین" (متقی لوگوں کا گھر) ہے۔

"کیا ہی اچھا ہے، متقی لوگوں کا گھر جس میں وہ داخل ہوں گے، ان قیام گاہوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہاں ہر بات ان کی خواہش کے مطابق ہو گی۔" [سورۃ النحل: ۳۰، ۳۱]

☆ جنت کا تیسرا نام "دار القرار" (قرار کی جگہ) ہے۔

"اے میری قوم کے لوگو! یہ دنیا کی زندگی تو بس چند روزہ ہے، قرار کی جگہ تو آخرت ہی ہے۔" [سورۃ مومن: ۳۹]

☆ جنت کا چوتھا نام "مقام امین" (امن کی جگہ) ہے۔

"بے شک متقی لوگ امن میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔" (سورۃ دخان)

☆ جنت کو "جنت النعیم" (نعمتوں بھری جنتیں) بھی کہا گیا ہے۔

"اور آگے والے تو آگے والے ہی ہیں وہی تو مقرب لوگ ہیں، نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔" [سورۃ الواقعۃ: ۱۰]

☆ جنت کو "دار الآخرۃ" (آخرت کا گھر) بھی کہا گیا ہے۔

"آخرت کا گھر ہی بہتر ہے، ان لوگوں کے لیے جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا، کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔" [سورۃ یوسف: ۱۰۹]

(الجنۃ)

زہراء شفقت...... اسلام آباد

بھاپ کا انجن

انتخاب: سعد الرحمن سلفی ـ ایبٹ آباد، ہزارہ

ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ معمولی مشینوں کی مرمت کرنے والا شخص اپنے کسی عجیب وغریب کارنامے سے تاریخ کے دھارے کا رخ بدل دے۔ لیکن ایسا ہی ایک واقعہ 1764ء میں سکاٹ لینڈ میں پیش آیا۔

بھاپ کے انجن کا خیال یا خود انجن کوئی انوکھی چیز نہ تھی، بھاپ سے چلنے والی ایسی مشینیں بن چکی تھیں، جو کوئلے کی کانوں سے پانی باہر نکالنے کے کام آتی تھیں۔

ایک مرتبہ کسی کان کی مشین میں کچھ خرابی پیدا ہوگئی ایک مکینک سے کہا گیا کہ وہ اسے درست کردے۔ اس مکینک کا نام جیمز واٹ تھا اور یہ لندن میں اوزار بنانے کا کام سیکھ چکا تھا۔ اس وقت واٹ کی عمر 28 سال کے قریب تھی۔

جیمز واٹ کو مشین کی درستی میں کوئی خاص دقت تو پیش نہ آئی، لیکن مشین کو دیکھ کر اس کے ذہن میں بھاپ کے انجن کا وہ خیال آ گیا جو عرصہ تین سال اس کے دماغ میں گردش کرر ہا تھا، مشین کا معائنہ کرنے کے دوران واٹ کو اندازہ ہو گیا کہ اس میں بھاپ بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے، لہٰذا اسے کفایت شعاری سے نہیں چلایا جاسکتا، وہ مشین کے بارے



میں نئی نئی تبدیلیاں سوچتا رہا، تاکہ خرچ کی کمی کی صورت نکل آئے۔

سوچتے سوچتے اس پر اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ اب تک جو انجن بنائے گئے ہیں، ان میں سلنڈر کے ذریعے ایک غیر ممکن کام انجام دینے کی کوشش کی گئی ہے، اس سے معلوم ہوگیا کہ جمع شدہ بھاپ کا درجۂ حرارت بہ حالت عمل کم ہونا چاہیے البتہ سلنڈر کو اتنا ہی گرم ہونا چاہیے کہ جتنا اس میں داخل ہونے والی بھاپ گرم ہوتی ہے۔

غرض اس نے ایک نئی چیز دریافت کرلی، جس کا نام اس نے آلہ تکثیف (کنڈنسر) رکھا اس کے لیے پانی سے ٹھنڈا ہونے کا انتظام کردیا اور سلنڈر کو بدستور گرم رہنے دیا، اس اصول کے مطابق انجن بنایا تو وہ اس کی مرضی کے مطابق کام دینے لگا،

اس میں پہلے انجن سے ایک چوتھائی یا اس سے بھی کم بھاپ خرچ ہوتی تھی۔

اس کے بعد واٹ نے اپنے انجن میں مزید اصلاحات کیں اور ان اصلاحات کے پیش نظر بھاپ کے انجن کی کامیابی کا سہرا بھی اسی کے سر ہے، اسی انجن سے آگے چل کر نقل وحمل صنعت و حرفت اور بجلی پیدا کرنے کے بڑے بڑے کام کیے گئے۔

بحوالہ: تاریخی واقعات از غلام رسول مہر

بلیک باکس

حفصہ بتول..... حافظ آباد، کلاس نہم

ہوائی حادثے دنیاوی ترقی کے ساتھ ساتھ معمول بنتے جا رہے ہیں حادثے کے فوراً بعد حادثہ کی وجوہات، انکوائری کا حکم اور بلیک باکس کی تلاش شروع ہو جاتی ہے بلیک باکس کا اصل نام "فلائیٹ ڈیٹا ریکارڈنگ سسٹم" ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں:

ا۔ فلائیٹ ڈیٹا ریکارڈ ۲۔ کاک پٹ وائس ریکارڈ

جہاز کے روانہ ہونے کے بعد اس کا سسٹم خود ہی کام کرتا ہے۔ اس کے اندر درج ذیل کام ہیں جو کہ معلومات ہوتی ہیں۔

وقت، بلندی، تیز رفتاری، سمت، افقی پوزیشن، پروں کی پوزیشن، انجنوں کی رفتار، چھوٹے پروں کی پوزیشن یہ کام فلائیٹ ڈیٹا ریکارڈ کرتا ہے،

جبکہ کاک پٹ وائس ریکارڈ جہاز کے عملے کی باتیں ریکارڈ کرتا ہے یہ تمام باتیں صحت اور صفائی کے ساتھ جہاز کے اعمال نامے میں لکھی جاتی ہیں حادثے کی صورت میں اس کا کچھ نہیں بگڑتا اگر یہ باکس سمندر میں بھی گر جائے تو سگنل دیتا رہتا ہے، جس سے اس کی تلاش میں آسانی رہتی ہے، اس سسٹم کو امریکہ کی بینڈکس اور بوئینگ کمپنیاں بناتی ہیں، حادثے کے بعد اس کو ڈی کوڈنگ کرانے کے لیے امریکہ بھیج دیا جاتا ہے حادثے کے بعد عموماً بلیک باکس جلد ہی مل جاتے ہیں، لیکن بہاولپور میں ہونے والے حادثے جس میں جنرل ضیاء الحق شہید ہوئے کا بلیک باکس نہ مل سکا جو کہ ایک معمہ ہے۔ حوالہ: سائنسی مضامین از نصیر الدین۔

